رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۷ — تو پاک باش برادر مدار از کس باک (سعدی) — Registered No. L 77

نمبر ۳۵ | قادیان دار الامن و الامان - مورخہ ۱۵ نومبر ۱۸۹۸ء مطابق ۲ رجب ۱۳۱۶ھ | جلد ۲

"ٹریکٹ سیریز"

اس امر کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شائع ہوں جس سے حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو۔ اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنیکے لئے ہمنے یہ التزام کیا ہے کہ اس سلسلہ میں دلچسپ نظمیں جو صداقت اسلام اور مہدی مسعود و مسیح موعود کے پیام پر مشتمل ہوں۔ اور جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے خطبے اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل بر تفسیر آیات یا مشتمل بر رفع اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ اور حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کی بعض لطیف اور مختصر تقریریں شائع کیجاویں۔ یہ ٹریکٹ چار صفحہ سے آٹھ صفحہ تک ضخامت میں ہوا کریں۔ اور اگر ہمارے احباب ذرا توجہ کریں تو بکثرت شائع ہو جایا کریں۔ اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ کے موید ہو جائیں اور سو سو ٹریکٹ عہ ۸/ فیصدی کے حساب سے خرید لیں تو دس ہزار ٹریکٹ ایک مہینے میں شائع ہو سکتا ہے۔ اور ہم ہفتہ وار اڑھائی ہزار چھاپ کر مفت تقسیم کر دیا کریں۔ اور تقسیم کے لئے یہ انتظام کیا جاویگا کہ ہر ایک شہر میں سلسلہ وار ایک خاص تعداد بھیجا کرے اور وہ تقسیم ہو جایا کرے۔ اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے اشتہار بھی آجایا کرینگے۔ اور علیحدہ اشتہار حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑیگا۔ بلکہ ہمکو ٹریکٹ سیریز کے نمبر میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کر دیں۔ اگر ہمارے احباب مل ملا کر اس کام کو کرنا چاہیں تو چنداں مشکل نہیں ہے پوری سو درخواستیں جمع ہو جانے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کرینگے۔ منیجر الحکم کے نام درخواست ہو۔

یا سمجھ نہ آوے تو مدعی اسلام سے اول اُسکا مطلب دریافت کریں تاکہ لاعلمی میں آپ اُسکا غلط مطلب نہ سمجھ لیویں - جیسے کہ آپنے اسی آیت میں کیا۔ جس کی تفسیر میں آپ کو غلطی لگی - دیکھئے! حضرت مرزا صاحب نے پیشتر اسکے کہ مسئلہ نیوگ پر قدم اُٹھاتے - بذریعہ ایک اشتہار کے کل ممبران آریہ سماج سے دریافت کر لیا کہ جو معنے نیوگ کے میں نے تحقیق کیئے ہیں اگر وہ نہیں ہیں تو کوئی آریہ بتلاوے - بعد تحقیق کے پھر آپ نے رسالہ آریہ دھرم لکھا - اگر آپنے یہہ رسالہ دیکھا ہوتا تو آپکے کل سوالوں کے جواب اُسی میں مل جاتے - یہہ اسلام کا اخلاق ہے کہ وہ بغیر تحقیق اور مدعا سمجھنے کے کوئی اعتراض نہیں کرتا - دور کیوں جاؤ؟ اگر اسی آیت کو آپ قرآن میں دیکھتے اور کل رکوع کو پڑھتے تو آپکو بخوبی معلوم ہو جاتا کہ کل مضمون کا سیاق سباق ہرگز خلاف قدرت تعلیم نہیں دیتا اور اس سے قبل اور مابعد کی آیات اسی آیت کی تفسیر کر رہی ہیں۔

اب پیشتر اسکے کہ آپ مجھسے کوئی خط و کتابت کریں - لازم ہے کہ اول کتب مرزا صاحب کی مطالعہ فرماویں جنکی تفصیل یہہ ہے - براہین احمدیہ، سرمہ چشم آریہ، شحنۂ حق - آریہ دھرم - استفتاء - اور وہ اشتہارات جو لیکھرام کی موت پر لکھے تھے - بعد ازاں بذریعہ اخبار کے اپنی کل سماج سے دریافت کریں کہ آپ فیصلہ شدہ امر کو کیوں قبول نہیں کرتے یا اگر شکوک ہیں تو مدعی کے دعاوی بذریعہ اُن فیصلوں کے کیوں نہیں توڑتے جو وہ پیش کرتا ہے اور حق و باطل میں یاد رہے کہ اس سے بڑھکر فیصلہ کرنیوالی کوئی چیز نہیں جو مرزا صاحب نے تحریر فرمائے ہیں۔

اول یہہ کہ ہر ایک کتاب آسمانی کا اپنی تعلیم میں کامل بہ کل وجوہ اور ہر دینی صداقت پر حاوی اور ہر صورت میں بے نظیر ہونا ضروری ہے۔

دوم یہہ کہ جیسے امراض ہر زمانہ میں ہوتے ہیں تو حکیم بھی ہوتے ہیں پھر سلسلۂ الہام جبکہ انسان کی ہدایت کیلئے ضروری ہے تو وہ کیوں بند ہو گیا؟

سوم - جو مذہب سچا ہوتا ہے اُسکی پیروی سے خدا کی رضامندی ہونی چاہیئے - اسلئے تم لوگ مرزا صاحب کے مقابلہ پر لکھو - اور دعا کرو جو مذہب سچا ہوگا - آخر اُسی کی سنی جاویگی۔

یہہ تمام باتیں آجتک آریہ قوم کے روبرو پیش کی گئیں مگر کسی کو قبول نہ کیا - صرف دعوے بلا دلیل پیش کیئے جاتے ہیں کہ جن سے خود ہر بار ملزم ہوئے رہتے ہیں۔

یہہ بہت خوشی کی بات ہوگی کہ آپ پھر اس سلسلۂ تحقیق حق کو ملاکر [illegible] ممبران سماج کو فیصلہ کیلئے دوبارہ نکالیں - جو اُن کا فیصلہ ہو وہ ہمیں اور آپ کو منظور ہونا چاہیئے - اور ایسے ہی فیصلہ کا اثر اکثر قوموں اور پبلک پر پڑا کرتا ہے - ورنہ میرا یا آپ کا اثر کیا ہے جسے شایع کریں - امید ہے کہ آپ میری اس رائے سے متفق ہوں گے - اور بجائے اسکے کہ مجھے کچھ لکھیں اول کتابیں اصل مطالعہ فرمائیے - یا اپنی سماج کو بذریعہ کسی اخبار کے تحریک کریئے۔

یاد رہے کہ لاہور میں جو جلسہ اعظم مذاہب دسمبر ۱۸۹۶ء میں ہوا تھا وہ بھی فیصلہ ناطق ہے - اور کیا خوب ہو کہ آپ کی تحریک سے کوئی اور تیسرا فیصلہ ناطق ہو جاوے۔

مرزا صاحب نے عنقریب ایک کتاب لکھنے والے ہیں جسمیں مخالفین اسلام کے کل اعتراضوں کا جواب دیا جاویگا - آپ اپنی سماج کو لکھیں کہ اپنے اعتراض لکھکر روانہ کر دے اور آپ بھی اپنے اعتراض معرفت اپنی سماج کے وہیں روانہ فرما دیں۔

مسئلہ اہل اسلام کی فہرست مرزا صاحب نے کتاب آریہ دھرم کے صفحہ ۶۳ پر لکھی ہوئی ہے - جب آپ اس کتاب کو تحقیق حق کی نظر سے دیکھینگے تو اس میں خود آپ کو نظر آجاویگی - اور اس میں ہر ایک کتاب کا نام الگ الگ لکھا ہوا ہے۔

بالآخر لالہ صاحب! میں آپکو وصیت کرتا ہوں کہ اس دنیا کے چند روزہ کے لیئے یہہ عناد اور تعصب و بغض و کینہ و حسد وغیرہ خدا تعالیٰ کے نیک بندوں سے رکھنا اچھا نہیں - آپ صحت نیت سے طالب حق بنکر حق کی تلاش کریں - ہر ایک امر یا تحریر کی رد کا ارادہ دل میں رکھنا اور تحقیق شدہ امر پر ہٹ دہرمی سے بحث کرنا اور لاعلمی کی حالت میں قرآن کی آیات کا غلط مطلب سمجھکر اعتراض کرنا اور اسلام کے مدعیوں سے اُسکے معانی نہ دریافت کرنے اور بلا تحقیق اپنی آبائی تقلید پر جمے رہنا اور داعی الی الحق سے ملکر اُس سے حق نہ دریافت کرنا یہہ کوئی فخر کی بات نہیں - فخر کی بات یہہ ہے کہ ہر ایک امر کو بذات خود تحقیقی نظر سے دیکھا جاوے اور کسی کی خیانت سے بھری ہوئی تحریر یا تحقیق یا تقریر پر اعتبار نہ کیا جاوے جب تک خود اصل کتاب کو نہ مطالعہ کر لیا جاوے - پھر اگر اسمیں حق کا غلبہ معلوم ہو تو ہزاروں دکھ بھی برداشت کرکے حق کو قبول کیا جاوے اور کوئی دنیاوی ننگ و ناموس بھی قبول حق میں مانع نہو - آپ خود ہی انصافاً دل میں غور کریں کہ اگر آپ کسی چھوٹی سی تفسیر میں ہی اس آیتہ کو جو آپنے لکھی ہے دیکھ لیتے تو آپکو اسقدر ٹھوکر کھانی پڑتی؟ معترضین کی کتابوں کو صرف دیکھنے سے یہی نقصان ہے جو آپنے اس آیتہ میں دیکھ لیا ہے لہذا آئندہ آپ اس اصول کو چھوڑ دیں اور جب کوئی مقام یا محل اعتراض معلوم ہو تو اُس مذہب کے مدعی سے دریافت کرکے رفع شکوک کرا لیا کریں - آپ مرزا صاحب مدعی اسلام کی اصل کتب اول صحت نیت سے مطالعہ فرماویں - پھر جو آپ کے دل میں شکوک رہیں یا اُن کتب کے مقابلہ پر آریہ صاحبوں کی کتب میں غلبۂ دلائل معلوم ہو تو اُن کو مصنف کتب سے دریافت کریں - آجکل خط و کتابت پر کوئی زیادہ خرچ نہیں ہوتا - آپنے جو سوالات لکھے ہیں اُن کے جوابات اکثر تو کتاب آریہ دھرم میں حضرت مرزا صاحب نے دیدیئے ہوئے ہیں - یہہ کوئی نئے سوال نہیں ہیں - یہی تو بددیانتی ہے کہ آپ لوگ بغیر ہماری کتب کے مطالعہ کیئے کے بار بار وہی سوال کرتے جاتے ہیں - مجھے فرصت نہیں کہ نقل کروں - اگر مناسب جانا گیا تو قادیان سے جو اخبار "الحکم" نکلتا ہے اُسمیں کوئی ہماری جماعت کا اعلیٰ ممبر آپکے سوالات کا جواب شایع کرا دیگا ؛

راقم
خاکسار م - ا

آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

سلامت روی اور حقائق حق مطلوب ہو تو سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن کجروی اور شرارت مقصود ہو تو کیسی ہی آسان سے آسان اور عمدہ ترین صورت فیصلہ پیش کی جاوے بد اندیش مخالف اوس پر نہیں آتے - حضرت اقدس نے ہر طرح سے چاہا کہ یہ لوگ اوروں کو ہلاکت میں نہ ڈالیں اور اُس شقاوت اور قہر الٰہی سے محفوظ رہیں جو مامور من اللہ کے انکار سے پیدا ہوتا ہے مگر بد اندیش مخالفوں نے ہر طریق فیصلہ کو استہزا ہی کی نظر سے دیکھا اور بدظنی سے سب و شتم کا نشانہ بنایا مباہلہ کے لئے بلایا گیا تو مستور الحال اور محجوب الاسم ہو کر گالیوں سے بھرے ہوئے جھوٹ اور افترا کی نجاست سے لبریز اشتہار شایع کر دئے - حال ہی میں ایک اشتہار پہونچا ہے - جسمیں گو بٹالوی صاحب کے نام مشتہر نہیں مگر اونکے الفاظ اور طرز تحریر کو جاننے والے کہہ اُٹھتے ہیں ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ میپوش - من انداز قدت را مے شناسم

گالیوں کا جواب دینا ہمارا شعار نہیں عنقریب - روح اور راستی سے بھرا ہوا جواب دیا جاوے گا کیونکہ ان لوگوں کی جو مامور من اللہ اور عباد الرحمٰن ہوتے ہیں یہی شان ہے واذا خاطبہم الجاھلون قالوا سلاما - پبلک خود فیصلہ کرے گی۔

ہمارے محترم بھائی مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور سے وزیر آباد تبدیل ہوئے جس قدر عزت و احترام کے ساتھ آپ کو لاہور میں ریوننگ پارٹی دی گئی اس سے آپکی ہر دلعزیزی ثابت ہوتی ہے ہم مفصل حال اگلی اشاعت میں درج کریں گے۔

رویداد میونسپل کمیٹی بٹالہ

نقل رزولیوشن نمبر (۱) جلسہ خاص منعقدہ ۳ ر ستمبر ۹۸ء

مسودہ بائی لاز مرتبہ صاحب سکرٹری بہادر گورنمنٹ پنجاب آج جلسہ خاص میں پڑھا گیا تو غور کرنے پر معلوم ہوا کہ بعد تجویز ہونے مسودہ بائی لاز کمیٹی کے بیرون دروازہ ایچسن بمنظوری ۱۵ ر نومبر ۱۸۹۷ء صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ زیر دفعہ (۹۸) ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء ایک جھٹکا خانہ واسطے ذبح کرنے فروختی ایسے حیوانات کی جنکا ذکر ان بائی لاز مین درج ہے مقرر ہوچکا ہے اسواسطے لفظ جھٹکا خانہ کا بھی بغرض متعلق ہونے ان بائی لاز کے ایزاد ہونا ضروری ہے اور نیز بھیڈ بکری کے بصراحت واسطے رفع حجت بائی لاز مین درج ہونے واجب ہیں اور مکان جھٹکا خانہ کرایہ پر ہے شاید کسی وقت تبدیل کرنا پڑے اسواسطے بائی لاز نمبر (۱) کے اخیر پر عبارت (یا آئندہ اس مطلب کیواسطے مقرر کرے) ایزاد ہونی ضروری معلوم ہوتی ہے اور ذبح خانہ وجھٹکا خانہ کی صفائی بذمہ کمیٹی ہے ماشکی وخاکروب کمیٹی کا مقرر ہے مالک حیوان قابل ذبح کا کوئی تعلق فضلہ وغیرہ اوٹھانے سے نہیں ہے اسوجہ سے بائی لاز نمبر (۸) کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی لہذا قرار پایا کہ کمی وبیشی مذکورہ ضروری کرکے مسودہ حسب ذیل مناسب ہے جو کسی وجہ سے خلاف منشاء گورنمنٹ معلوم نہیں ہوتا اور مسودہ مرتبہ کمیٹی قبل اسکے حسب ضابطہ مشتہر ہوچکا ہے اوسمیں کوئی ایسی تبدیلی نہیں ہوئی جسکے مکرر مشتہر کرنے کی ضرورت ہو نقل اس مسودہ کی برائے منظوری گورنمنٹ بخدمت جناب والاشان صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مرسل ہووے اور گذارش کیا جاوے کہ ہر دو قواعد متعلقہ ذبح خانہ مندرجہ اشتہار نمبر (۳۵۸) مورخہ ۲ ر جون ۱۸۹۰ء گورنمنٹ پنجاب بدستور قائم ہیں۔ (۱) یہ بائی لاز اوس مذبح وجھٹکا خانہ سے متعلق ہیں جو میونسپل کمیٹی نے اوہری دروازہ وایچسن دروازہ سے باہر بمنظوری صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ زیر دفعہ (۹۸) میونسپل

ایکٹ پنجاب بھیڈوں اور بکروں فروخت کے لئے ذبح کرنیکیواسطے جنمیں لیلے اور بکری کے بچے بھی شامل ہیں مقرر کئے ہیں یا آئیندہ اس مطلب کیواسطے مقرر کرے۔ (۲) مذبح وجھٹکا خانہ وقت مفصلہ ذیل پر کھلے رہینگے من ابتدائے یکم اپریل لغایت ۳۰ ستمبر چھ بجے صبح سے آٹھ بجے صبح تک۔ من ابتدائے یکم اکتوبر لغایت ۳۱ مارچ سات بجے صبح سے نو بجے صبح تک ان گھنٹوں میں ہر ایک شخص زیر شرایط ان بائی لاز کی باداء فیس مندرجہ قاعدہ نمبر (۴) ذیل بھیڈ یا بکرہ اور اونکے بچے ذبح کرسکتا ہے سوائے اونکے اور کسی قسم کا حیوان مذبح وجھٹکاخانہ میں ذبح نکیا جاویگا۔ (۳) کوئی شخص سوائے اوقات مندرجہ قاعدہ نمبر (۲) بدون اجازت انسپکٹر کسی حیوان مندرجہ قاعدہ نمبر (۱) کو کسیوقت ذبح کرنیکا مجاز نہ ہوگا۔ (۴) کوئی شخص کسی حیوان مندرجہ قاعدہ نمبر (۱) کو ذبح کرنیکا مجاز نہ ہوگا تاوقتیکہ وہ انسپکٹر یا اور کسی عہدہ دار کو جو اس مطلب کیواسطے مقرر کیا گیا ہو ہر ایک ایسے حیوان کیواسطے ۱؍۶ پائی فیس فی راس پیشگی ادا نکرے۔ (۵) کوئی حیوان (مندرجہ قاعدہ نمبر ۱) ذبح نکیا جاویگا تاوقتیکہ انسپکٹر ذبح خانہ یا دیگر عہدار جو اس مطلب کیواسطے مقرر کیا گیا ہو اوسے انسانی خوراک کے قابل تسلیم نکرلیوے اور اس غرض کیواسطے مقررہ نشان سے نشاندار نکر دیوے اس بائی لاز کے رو سے انسپکٹر کے فیصلہ کا اپیل میونسپل کمیٹی میں ہوگا۔ (۶) کوئی شخص بیمار یا خراب صحت والے (حیوان مندرجہ قاعدہ نمبر (۱)) کو ذبح میں لانے یا ذبح کرنے یا کرانے کا مجاز نہوگا۔ (۷) بصورت کسی بیمار یا خراب صحت والے حیوان (مندرجہ قاعدہ نمبر (۱)) کے ذبح میں لائے جانے یا ذبح کرنیکی مالک یا جسکی تفویض میں وہ حیوان ہو بمجرد اسکے کہ اُسکو اُسکی بیماری یا خراب صحت کی خبر ہو اس امر کی اطلاع انسپکٹر کو دیدیوے اور اُس حکم کی تعمیل کرے جو وہ اُس حیوان کی علیحدگی یا اُس لاش کے لیجانے یا تلف کرنیکی بابت دیوے (۸) انسپکٹر یا دیگر عہدہ دار جو اس مطلب کیواسطے مقرر کیا گیا ہو اُسکے فرایض حسب ذیل ہیں۔ (۱) مذبح وجھٹکاخانہ میں اُن گھنٹوں کے اثنا میں جو بائی لاز نمبر (۲) میں مقرر ہیں موجود رہے (۲) فیس مقررہ حسب بائی لاز نمبر ۴ وصول کرے۔ (۳) ذبح کرنیسے پہلے ہر ایک حیوان مندرجہ قاعدہ نمبر ۱ کو ملاحظہ کرے اور اُنپر جنکو وہ انسانی خوراک کے قابل سمجھے نشان کرے۔ (۴) تمام ایسے حیوانات یا نعشوں کی نسبت جو انسانی خوراک کے ناقابل ہوں ایسے طریق سے کارروائی کرے جو اسبارہ میں کمیٹی کے خاص یا عام حکم کے مطابق ضروری متصور ہو۔ (۵) مذبوح بھیڈوں یا بکروں اور اونکے بچوں کی تعداد ایک رجسٹر میں درج کرے اور اُسکی رپورٹ بنابر اطلاع روزمرہ کمیٹی میں بھجدیوے۔ (۶) ہر ایک روزانہ کام کے اختتام پر دیکھنا کہ مذبح پورا پورا صاف اور بدبو سے پاک ہوگیا ہے اور فضلہ ایسی جگہ گرایا گیا ہے جو کمیٹی نے اس غرض کیواسطے مقرر کی ہو۔ (۷) عام طور پر دیکھے کہ ان بائی لاز پر پورا پورا عملدرآمد ہوتا ہے۔ (۹) جو شخص کسی بائی لاز نمبر ۲ سے نمبر ۸ تک کے خلاف ورزی کریگا مستوجب

ایکٹ پنجاب بھیڈوں اور بکروں فروخت کے لئے ذبح کرنیکیواسطے جنہیں لیلے اور بکری کے بچے بھی شامل ہیں مقرر کئے ہیں یا آئیندہ اس مطلب کیواسطے مقرر کرے۔ (۲) مذبح و جھٹکا خانہ وقت مفصلہ ذیل پر کھلینگے من ابتداے یکم اپریل لغایت ۳۰ ستمبر چھ بجے صبح سے آٹھ بجے صبح تک۔ من ابتداے یکم اکتوبر لغایت ۳۱ مارچ سات بجے صبح سے نو بجے صبح تک ان گھنٹوں میں ہر ایک شخص زیر شرایط ان بائی لاز کی باداے فیس مندرجہ قاعدہ نمبر (۴) ذیل بھیڈ یا بکرہ اور اونکے بچے ذبح کر سکتا ہے سواے اونکے اور کسی قسم کا حیوان مذبح و جھٹکا خانہ میں ذبح نکیا جاویگا۔ (۳) کوئی شخص سواے اوقات مندرجہ قاعدہ نمبر (۲) بدون اجازت انسپکٹر کسی حیوان مندرجہ قاعدہ نمبر (۱) کو کسیوقت ذبح کرنیکا مجاز نہ ہوگا۔ (۴) کوئی شخص کسی حیوان مندرجہ قاعدہ نمبر (۱) کو ذبح کرنیکا مجاز نہ ہوگا تاوقتیکہ وہ انسپکٹر یا اور کسی عہدہ دار کو جو اس مطلب کیواسطے مقرر کیا گیا ہو ہر ایک ایسے حیوان کیواسطے ۲ پائی فیس فی راس پیشگی ادا نکرے۔ (۵) کوئی حیوان (مندرجہ قاعدہ نمبر ۱) ذبح نکیا جاویگا تاوقتیکہ انسپکٹر ذبح خانہ یا دیگر عہدہ دار جو اس مطلب کیواسطے مقرر کیا گیا ہو اوسے انسانی خوراک کے قابل تسلیم کرلیوے اور اس غرض کیواسطے مقررہ نشان سے نشان زدہ کر دیوے اس بائی لاز کے رو سے انسپکٹر کے فیصلہ کا اپیل میونسپل کمیٹی میں ہوگا۔ (۶) کوئی شخص بیمار یا خراب صحت والے (حیوان مندرجہ قاعدہ نمبر (۱)) کو ذبح میں لانے یا ذبح کرنے یا کرانے کا مجاز ہوگا۔ (۷) بصورت کسی بیمار یا خراب صحت والے حیوان (مندرجہ قاعدہ نمبر (۱)) کے ذبح میں لائے جانے یا ذبح کرنیکی مالک یا جسکی تفویض میں وہ حیوان ہو بمجرد اسکے کہ اسکو اسکی بیماری یا خراب صحت کی خبر ہو اس امر کی اطلاع انسپکٹر کو دیوے اور اس حکم کی تعمیل کرے جو متعلق حیوان کی علحدگی یا اس لاش کے لیجانے یا تلف کرنیکی بابت دیگو۔ (۸) انسپکٹر یا دیگر عہدہ دار جو اس مطلب کیواسطے مقرر کیا ہو اسکے فرایض حسب ذیل ہیں۔ (۱) مذبح و جھٹکا خانہ میں ان گھنٹوں کے اثنا میں جو بائی لاز نمبر (۲) میں مقرر ہوئے ہیں حاضر رہے (۲) فیس مقررہ حسب بائی لاز نمبر ۴ وصول کرے (۳) ذبح کرنیسے پہلے ہر ایک حیوان مندرجہ قاعدہ نمبر ۱ کو ملاحظہ کرے اور انپر جنکو وہ انسانی خوراک کے قابل سمجھے نشان کرے (۴) تمام ایسے حیوانات یا نعشوں کی نسبت جو انسانی خوراک کے ناقابل ہوں ایسے طریق سے کارروائی کرے جو اسبارہ میں کمیٹی کے عام حکم کے مطابق ضروری متصور ہو۔ (۵) مذبوح بھیڈوں یا بکروں اور اونکے بچوں کی تعداد ایک رجسٹر میں درج کرے اور اسکی رپورٹ بنابر اطلاع مقررہ کمیٹی میں بھیجدیوے۔ (۶) ہر ایک روزانہ کام کے اختتام پر دیکھنا کہ مذبح پورا پورا صاف اور بدبو سے پاک ہو گیا ہے اور فضلہ ایسی جگہ گرایا گیا ہے جو کمیٹی نے اس غرض کیواسطے تجویز کی ہو۔ (۷) عام طور پر دیکھے کہ ان بائی لاز پر پورا پورا عملدرآمد ہوتا ہے (۹) جو شخص کسی بائی لاز نمبر ۲ سے نمبر ۸ تک کے خلاف ورزی کریگا مستوجب

ہم لٹاتے ہیں آج لعل و گہر ؛ نہ رہے کوئی لا ولد مضطر ؛ اعنی ہے جو ہیں ہر بشر کی پسر ؛ لعل و دُرِّ یتیم سے بڑھ کر

شفاخانہ یونانی شیخ نظام الدین امرتسر

اظہار بشارت: ناظرین ذی وقار طرز اشتہار و اسناد بیشمار سے کما حقہ اطمینان کر سکتے ہیں۔ اور گندم نما جوفروش اشتہاریوں سے جو نہ طبیب ہیں نہ ڈاکٹر جان و مال کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ یہاں خیر خواہی عام ہے نہ اشتہار بازی کا کام ہے۔ مرد میدان بن کر آئیں۔ بشرطیہ دوا آزمائیں۔ جھوٹوں کو سچا۔ اور سچوں کو جھوٹا نہ بتائیں ؛

معیار صداقت: بلاشرطیہ معالجہ صرف قیمت دوا سے کیا جاتا ہے۔ اور شرطیہ میں اقرارنامہ اشٹامپ پر لکھوایا جاتا ہے۔ جس کو اس پر بھی یقین نہ آوے۔ وہ مچلکہ لکھوالے۔ اگر مراد پوری نہ ہو دوا کا خرچ واپس بلکہ ہرجانہ در ہرجانہ لو۔ صحت کے طالبو! اولاد کے آرزومندو! ایسے دولت ہاتھ سے نہ جانے دو فضل خداداد کی منادی ہے۔ عام مبارکبادی ہے ؛

اس خادم الاطبا کو ۲۸ سالہ طبیہ تجربات اور فقراء کاملین و سیاحین کی خدمات سے ایسے سریع التاثیر نسخے ہاتھ آئے ہیں کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ خصوصاً اولاد فرزند نرینہ و حیات مولود و دفع اسقاط کے لئے تیر بہدف ہیں۔ اگرچہ کثرت اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا ہے مگر ع خدا پنج انگشت یکساں نکرد۔ بندہ کو اس نعمت خداداد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہیں۔ بزرگوں کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے کہ دوا دیہ تو دہی ہونگی۔ مگر نمبر اول۔ کم مقدور والے صرف خرچ مندرجہ ہے۔ اور (۲) تونگر عہدہ دار خرچ دو چند سے دوائیں لیجائیں اور دلی مراد پائیں (۳) شرطیہ پیشگی آمدنی یکماہ علاوہ خرچ دوا دیکر رسید دستخطی لے۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر امید بر آئے۔ بندہ کا حق ہے۔ ورنہ واپس لیجائے (۴) شرطیہ مابعد خرچ دوا دیکر اقرارنامہ آمدنی دو ماہ لکھدے۔ بشرط پیدائش نرینہ بمیعاد معینہ ادا کرے۔ ورنہ خرچ دوا بھی بذریعہ رسید واپس لے (۵) زر تصفیہ شدہ فیما بین معتبر شخص کے پاس برضامندی طرفین امانت رکھدیں۔ بشرط کامیابی بندہ پائے ورنہ واپس لیں۔ (۶) اس پر بھی اطمینان نہ ہو تو مچلکہ شرطیہ لکھائیں۔ وقت تولد فرزند نرینہ آمدنی چہار ماہ واجب الوصول ہو۔ ورنہ ہرجانہ۔ جرمانہ حسب قرارداد قبول۔ فضل خداداد کی منادی ہر طرح کرادی۔ شرطیہ اقرارنامہ سے جھوٹے اشتہاروں کی بنیاد ڈھادی۔ اگر علاج میں شک ہو تحقیق کر لو۔ مراد پانے پر دنیا کس کو گراں ہے۔ فرزند نرینہ لاکھوں سے ارزاں ہے۔ جو گھر اس لعل سے منور نہیں وہ خانہ خراب ہے گھر نہیں ہے برباد وہ شجر ہے کہ جس کا ثمر نہیں۔ گمنام وہ بشر ہے کہ جس کا پسر نہیں۔ کتاب اسناد کامل فہرست و پرچہ تشخیص لاولدی ایک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے جن مایوسین نے زندگی دوبارہ پائی اور جن کی دلی مراد بر آئی۔ ان کی تحریریں ملاحظہ فرمائیے۔ تشخیص مرض کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ طریق استعمال دوا و غذا و پرہیز ٹکٹ ملحقہ ڈبیہ سے واضح ہوگا۔ والیان ریاست و امراء حسب منشاء خود شرائط مندرجہ سے مستثنےٰ ہیں ؛

نمبر	نام مرض	قیمت	نمبر	نام مرض	قیمت	نمبر	نام مرض	قیمت	نمبر	نام مرض	قیمت
۱	جس کے اولاد نہ ہو۔	[illegible]	۱۰	قولنج ریحی۔	[illegible]	۱۹	لقوہ۔	[illegible]	۲۸	نل اترنا۔	[illegible]
۲	جس کی اولاد چھوٹی مر جاوے۔	[illegible]	۱۱	سوزاک۔	[illegible]	۲۰	بھگندر۔	[illegible]	۲۹	طول و عرض و عمق و زاید۔	[illegible]
۳	جس کے لڑکیاں ہوں لڑکا نہ ہو۔	[illegible]	۱۲	سرعت۔	[illegible]	۲۱	ناسور۔	[illegible]	۳۰	خضاب سالانہ۔	[illegible]
۴	جسکا حمل ۶-۸ ماہ گر جاوے۔	[illegible]	۱۳	جریان۔	[illegible]	۲۲	بواسیر خونی و بادی۔	[illegible]	۳۱	نزلہ و زکام۔	[illegible]
۵	کمزوری۔	[illegible]	۱۴	غلط کاری۔	[illegible]	۲۳	ادھرنگ۔	[illegible]	۳۲	تسہیل ولادت۔	[illegible]
۶	مرگی۔	[illegible]	۱۵	گٹھیا۔	[illegible]	۲۴	ضیق النفس۔	[illegible]	۳۳	ہیضہ مجرب المجرب۔	[illegible]
۷	تپ دق۔	[illegible]	۱۶	سفیدی آنکھ۔	[illegible]	۲۵	پیپ۔	[illegible]	۳۴	بخار تجرہ و چوتھایئہ و روزانہ۔	[illegible]
۸	ضعف باہ۔	[illegible]	۱۷	ضعف بصر۔	[illegible]	۲۶	آتشک۔	[illegible]	۳۵	ضعف ہضم۔	[illegible]
۹	ضعف جگر۔	[illegible]	۱۸	سبل۔	[illegible]	۲۷	آتشک کل بدن۔	[illegible]	۳۶	سرسام۔	[illegible]

المشتہر شیخ نظام الدین حکیم امرتسر چوک ڈیوڑھی کرموں ؛

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں - میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست - اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے - کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیا بند ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے - اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہہ سرمہ یکساں مفید ہے - قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم کا فی تولہ عہ - خالص ممیرہ فی ماشہ عـــہ روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ ۱۲ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہار دل سے بچنا چاہیئے - **المشتہر پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور**

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے ؟

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیری کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بیش قیمت اور مفید دوا ہے - بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو منزلہ اکسیر ہے - آنکھوں سے پانی جانا - دھند - سوزش - ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں - جلن - کمزوری نظر - ناخونہ اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے - اس سے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے - مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے - اسلئے میں بلا شک و شبہہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیری کا سرمہ بہت مفید ہے - راقم ڈاکٹر ڈی ایم سیالکلے صاحب بہادر

ایم بی - ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر -

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کی فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں جو مسٹر میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے - میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مسماۃ ام ... بعمر ۴۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے - مریضہ مذکور کی آنکھیں پلکوں میں خرخرد دانے نکلے ہوئے اور پڑوال پڑی ہوئی تھے - آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں اور ان میں سے بکثرت مواد نکلتا تھا - اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگہ بھی نہیں پرو سکتی تھی - اور ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ اسنے امراض مذکور سے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق

پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) جناب میاں سنگھ صاحب تسلیم بصد تعظیم - شاید آنجناب کو یاد ہوگا کہ بندہ نے آپ سے ممیرے کا سفید سرمہ منگوایا تھا جس نے جادو کا اثر دکھلایا - یعنی ایک دوکاندار مسمی ... لعل کی آنکھوں میں پھولا پڑ گیا تھا اور بسبب پتلی پر پھولا ہونیکے نظر قطعاً بند ہو گئی تھی - لیکن قریب دس روز کے استعمال سے پھولا روپوش ہو گیا - اور پتلی صاف و شفاف ہو کر نظر بدستور قائم ہو گئی - اور مریض دعا گو ہے - بندہ بھی بصد شکر گذاری جوش طبیعت کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے جو آپنے ایسی نادر دوا اس قدر قلیل قیمت پر لگا کر خاص و عام خلق خدا پر بہت احسان اور ثواب کا کام کیا ہے لہذا بندہ بخدمت ہر خاص و عام بلا تعلق تاکید کرتا ہے کہ بروقت مبتلا ہونے مرض چشم خواہ کسی قسم کا مرض ہو اس اکسیر بلکہ حیات چشم (ممیری کی سرمہ) کی استعمال کرنیکا موقعہ ہرگز ہاتھ سے نہ دیں - لہذا ملتمس ہوں کہ دو تولہ ممیری کا سرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل عنایت فرماویں راقم ڈاکٹر نرائن سنگھ ہاسپٹل اسسٹنٹ کوٹ گڈھ ڈسپنسری شملہ

(۴) جناب من! میری آنکھ میں ایک مرض ہے جس کا علاج حکما اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری صاحب اور کیلپ وغیرہ نے کیا کچھ فائدہ نہوا - آپ کے سرمہ سے تخفیف ہوئی - اب صرف دھند اور کم طاقتی بصارت چشم میں ہے - ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدیں -

دستخط سردار صالح محمد خاں درانی شہزادہ کابل خلف الرشید

جناب امیر فیض محمد خانصاحب مرحوم والی ملک ترکستان -

۶ر مارچ سنہ ۹۷ء

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں - ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے - اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائنس بنک میں ماہ ... سنہ ۹۸ء کو جمع کیا گیا ہے -

شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر و پروپرائیٹر کیلئے انوار احمدیہ پریس قادیان میں چھپا -

صحت جسمانی کے طلبگار وا سکو پڑھو اور ایک دفعہ شرطیہ آزماؤ!!!
سچائی کا فیصلہ
صداقت ابھی زمانہ میں موجود ہے اور ہاتھ کی پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہیں
امتحان ضروری ہے
نوٹ
درخواست کنندہ کو لازم ہے کہ مرض کا مفصل حال بقید عمر تحریر کرے اور اپنا پتہ خوشخط لکھے اور جس اخبار سے اشتہار ملا ہو اسکا حوالہ دے غرباء خرچ روانگی دوا درخواست کیساتھ روانہ کریں۔
نوٹ
پرچہ ترکیب استعمال دوا کے ساتھ ہوگا۔ فرمائشوں کی تعمیل قیمت طلب پارسل سے ہوگی محصول وکمیشن ڈاک بذمہ خریدار درخواستیں بنام مشتہر مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں
سچے اور جھوٹے کو خود پرکھ لو اگر استعمال حسب ترکیب سے فائدہ نہ ہو تو اپنی بیان جتنی قیمت واپس لو یہہ کامل ثبوت سچائی کا ہے
دوائی ہاضمہ
بدہضمی۔ دردشکم۔ قراقر۔ نفخ۔ امتلاء کھٹے ڈکار۔ ضعف معدہ کو دور کرنے اور بھوک لگانے کو مفید ہے۔ قیمت فی ڈبیہ جو کئی آدمیوں کو کافی ہے
خارش کی حکمی دوائی
تین دفعہ کے لگانے سے فائدہ کلیہ حاصل ہوتا ہے اور اسکے جادو نما اثر کو تصدیق کرنا پڑتا ہے قیمت فی ڈبیہ ... اور غرباء کو بتصدیق کسی معزز کے صرف خرچ روانگی پر مفت
اعجاز مسیحی
سفوف ومرہم آتشک
اصلاح زخم کے واسطے صرف تین پڑیاں مکتفی ہیں زخم پہلے دن خشک۔ اور تین دن میں بالکل اچھے ہوتے ہیں قیمت فی پڑیہ آٹھ آنے۔ غرباء کو بتصدیق کسی معزز کے خرچ روانگی پر مفت
سرمہ سلیمانی
ایک فقیر صاحب کی ایجاد۔ دھند۔ غبار۔ تاریکی چشم۔ ضعف بصر۔ سرخی۔ پھولا۔ موتیا بند کو اکسیر ہے۔ چھ ماہ کے استعمال سے عینک چھوٹ جاتی ہے۔ اور آنکھ کبھی بیمار نہیں ہوتی
دوائی آتشک
دوائی وجع المفاصل
یہہ بے نظیر اور تیر بہدف دوا ہے۔ سالہا سال کے جکڑے ہوئے اور بیکار شخص صحیح وسالم ہوئے ہیں۔ قیمت صرف پانچ روپیہ
تریاق سوزاک
سوزاک کیسا ہی پرانا کیوں نہو تین دن میں صحت کلی ہو جاتی ہے۔ درد اور جلن تو پہلے ہی دن دور ہو جاتا ہے۔ درحقیقت اسم بامسمے ہے۔ قیمت چھ خوراک دو روپیہ
جادو کی گولی
جسم کے کسی حصہ میں بلغمی یا ریحی درد ہو نعوذ باللہ ایک گولی کے کھانے سے کافور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی گولی ۲ / فی درجن ایک روپیہ
عصائے پیری
قیمت تین روپے
حبوب بواسیر
جو لوگ اس مرض کا کلی دفعیہ ناممکن سمجھتے ہیں وہ ہماری حبوب کو ایک دفعہ ضرور آزمائیں۔ سوزش اور ٹیس پہلے دن بند۔ اور ۲۱ دن میں فائدہ کلی ہو جاتا ہے
لگانیکی دوائی بواسیر
اس دوائی کے لگانے سے ۳ دن میں مسے خشک ہوکر خود بخود گر جاتے ہیں۔ اور کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اسکو اکسیر کہنا بیجا نہوگا قیمت تین روپے
المشتہر خاکسار غلام احمد بمکان منشی حسین بخش اپیل نویس بٹالہ ضلع گورداسپور ملک پنجاب

مکتوبات امام الزمان

فتوح الغیب کے صفحہ ۱۳۱ کی شرح

اور مقامات ناسوتی - جبروتی - ملکوتی - لاہوتی - کی حقیقت

مخدومی مکرمی اخویم ... سلمہ اللہ تعالیٰ -

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - یہ عاجز دعا سے غافل نہیں مگر ہر ایک امر وقت پر موقوف ہے اور آپ میں آثار سعادت اور رشد کے ظاہر ہیں کہ آپکی حقیقت بینی پر نظر ہے اور صدق اور خلوص اور وفا اور حسن ظن کا خُلق موجود ہے پس یہہ وہ چیزیں ہیں کہ جسکو مولیٰ کریم کیطرف سے عطا کیجاتی ہیں اسکے لئے استقامت کا عطا ہونا ساتھ مقدر ہوتا ہے خداوند تعالیٰ بغایت درجہ کریم و رحیم ہے وہ جس دل میں ایک ذرہ بھی اخلاص اور صدق پاتا ہے اُسکو ضایع نہیں کرتا - آپ بعض اپنے دوستوں کی تغیر حالت سے دل شکستہ نہوں - مولوی صاحب کی وہ حالت ہے کہ نہ اونہوں نے ارادت کے وقت اس عاجز کو شناخت کیا اور نہ فسخ ارادت کے وقت پہچانا سو انکی نہ ارادت قابل اعتبار تھی اور نہ اب فسخ ارادت معتبر ہے ارادت اور فسخ ارادت وہی معتبر ہے جو علی وجہ البصیرت ہو اور اگر علی وجہ البصیرت نہیں تو کچھ بھی نہیں - مسجد کا زینہ طیار ہو گیا ہے عجب فضل الٰہی ہے کہ شاید پرسوں کے دن یعنے بروز سہ شنبہ مسجد کیطرف نظر کی گئی تو اوسیوقت خداوند کریم کی طرف سے ایک اور فقرہ الہام ہوا اور وہ یہ ہے فیہ برکات للناس - یعنے اس میں لوگوں کے لئے برکتیں ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک ہر سہ معہ کی کتابیں اگرچہ اسوقت زبانی یاد نہیں مگر شاید قریب دو سو کے کتاب باقی ہوگی صفحہ ۱۳۱ فتوح الغیب کی شرح یہ ہے - کہ سالک کا چار حالتوں پر گذر ہوتا ہے - اور حالت چہارم سب سے اعلیٰ ہے اور وہی ترقیات قرب کا انتہائی درجہ ہے جس پر سلسلہ کمالات ولایت کا ختم ہو جاتا ہے تفصیل اسکی یہ ہے -

کہ پہلی حالت وہ حالت ہے کہ جب انسان ناسوتی اندیشوں میں مبتلا ہوتا ہے اور شتر بے مہار کی طرح جو چاہتا ہے کھاتا ہے اور جو چاہتا ہے پیتا ہے اور جسطرف چاہتا ہے چلتا ہے سو وہ اسی حالتمیں ہوتا ہے کہ ناگاہ حضرت خداوند کریم اُسپر نظر کرتا ہے اور باطنی اور ظاہری طور پر توبہ کا سامان اوس کے لئے میسر کر دیتا ہے - باطنی طور پر یہہ کہ یک بیک ایک جذبہ قویہ خداوند کریم کیطرف سے اُس کے شامل حال ہو جاتا ہے اور وہی جذبہ در حقیقت واعظ باطنی ہے اور اُسی سے فسق و فجور کی زنجیریں ٹوٹتی ہیں اور انسان اپنے نفس میں قوت پاتا ہے کہ نفس امارہ کی پیروی سے دستکش ہو جائے اور اگرچہ پہلے اس سے ایک اور کمزور سا واعظ بھی انسان کے نفس میں موجود ہے جسکو لمۃ الملک سے تعبیر کرتے ہیں اور وہ بھی نیکی کے لئے سمجھاتا رہتا ہے اور نیک کام کرنے پر فی الفور گواہی دیتا ہے کہ تو نے یہ اچھا کام کیا ہے اور بد کام کرنے پر فی الفور گواہی دیتا ہے کہ تو نے یہ بد کام کیا ہے یہاں تک کہ چور چوری کرنے کے بعد اور زانی زنا کرنیکے بعد اور خونی خون کرنے کے بعد کبھی کبھی باوجود ان سخت پردوں کے اسی لمۃ الملک کے آواز سُن لیتا ہے یعنی اُسکا دل فی الفور اُسے کہتا ہے کہ یہ تو نے اچھا کام نہیں کیا بُرا کیا ہے لیکن چونکہ یہ ضعیف واعظ ہے اس لئے اسکا وعظ اکثر بیفایدہ جاتا ہے اور اگرچہ اسکے ساتھہ کوئی واعظ ظاہری ملجائے یعنے کوئی صالح انسان نصیحت بھی کرے تب بھی کچھہ کار براری کی امید نہیں کیونکہ نفس سخت اژدہا ہے کمزوروں سے وہ قابو میں نہیں آتا اور اگر کچھہ مغلوب بھی ہو جاتا ہے تو صرف اسیقدر کہ عارضی اور بے بنیاد توبہ کرتا ہے اور حقیقی سعادت کی تبھی نسیم چلتی ہے کہ جب جذبہ الٰہی شامل حال ہو سو کامل واعظ جو باطنی طور پر بھیجا جاتا ہے جذبہ ہے اور ظاہری طور پر توبہ کا یہ سامان میسر ہو جاتا ہے کہ کسی صالح کی صحبت میسر آجاتی ہے اور فسق و فجور کی ضلالت پر سے اطلاع ہو جاتی ہے سو یہ دونوں مثل چکی کے دو پاٹ کیطرح نفس امارہ کو پیس ڈالتے ہیں اور بجبر و اکراہ معاصی اور فسق و فجور سے جدا کرتے ہیں سو یہ دوسری حالت ہے کہ جو ترقیات قرب کی راہ

میں سالک کو پیش آتی ہے اور دوسرے لفظوں میں اس حالت کا نام جبروتی حالت ہے - کیونکہ وہ جبر اور اکراہ کے ساتھہ نفسانی خواہشوں سے باہر آتا ہے اور جذبہ باطنی اپنے طور پر اور واعظ ظاہری اپنے طور پر اُس پر جبر کرتا ہے اور اوقات نفسانیہ سے سختی اور درشتی کے طور پر الگ کر دیتے ہیں پھر جب اس پر عنایت اللہ اُسکو قایم کر دیتی ہے تو اوس کے لئے خدا کے حکموں پر چلنا اور اُس کی نہی سے پرہیز کرنا آسان کیا جاتا ہے اور شوق اور ذوق اور اُنس سے اُسکو حصہ دیا جاتا ہے پس وہ اس جہت سے کہ خدا تعالیٰ کی طاعت اور فرمانبرداری بلا تکلف اُس سے صادر ہوتی ہے اور جو حالت دویم میں بوجہ اور ثقل تھا وہ دور ہو جاتا ہے اس لئے وہ ملایک سے تشبیہ پیدا کر لیتا ہے اور یہ حالت ملکوتی حالت ہے اس حالت میں سالک کا اکل و شرب اور ہر ایک ما بہ الاحتظاظ امر سے وابستہ ہوتا یعنے ہوا و ہوس کے اتباع سے بکلی رستگار ہو جاتا ہے اور وہی بجالاتا ہے جس کے بجا لانے کے لئے شرعاً یا الہاماً مامور ہو - اور پھر بعد اس کے حالت چہارم ہے جسکو لاہوتی حالت سے تعبیر کرنا چاہیئے اور جب سالک اُس حالت تک پہونچایا جاتا ہے تو صرف یہی بات نہیں کہ اپنے ہوا و ہوس سے خلاصی پاتا ہے بلکہ بکُلّی اپنے ہوا و ہوس سے اور نیز اپنے ارادہ سے محو ہو جاتا ہے تب انسان خدا کے ہاتھہ میں ایسا ہوتا ہے جیسا مردہ بدست زندہ ہوتا ہے اور الوہیت اُس فانی پر اپنی تجلیات تامہ ڈالتی ہے اور ارادات ربانی علیٰ وجہ البصیرت اُس پر ظاہر کئے جاتے ہیں اور وہ خدا کی طرف سے صاحب علم صحیح ہوتا ہے اور ہر یک ابتلاء اور آزمایش سے باہر آجاتا ہے اور یہ مرتبہ ملایک سے برتر ہے ملایک کو یہ حالت چہارم جو غلبۂ عشق سے پیدا ہوتی ہے عطا نہیں ہوتی یہ خالص انسان کے حصہ میں آئی ہے وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اور جیسی بصیرت کاملہ اسی حالت سے مخصوص ہے ایسا ہی صلاحیت کاملہ بھی اسی حالت سے وابستہ ہے کیونکہ پہلی حالتیں نقصان علمی و عملی سے خالی نہیں ہیں بلکہ نقصان علمی و عملی انکے لازم حال پڑا

ہوا ہے کیونکہ خدا ہیں اور انہیں اپنا وجود حائل ہے پس وہی وجود ایک حجاب بنکر علم اور اخلاص کے ناقص رہنے کا موجب ہے لیکن حالت چہارم میں وجود بشری کلی اٹھ جاتا ہے اور کوئی حجاب درمیان میں نہیں رہتا اور اس حالت عارف کا اکل و شرب اور ہر ایک مابہ الاحتظاظ اُسکے شعور اور ارادہ سے نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک پودے کیطرح بے حس و حرکت ہے اور مالک جب مناسب دیکھتا ہے تو اُسکی آبپاشی کرتا ہے۔ اُسکو اس طرف خیال بھی نہیں آتا کہ میں کیا کھاؤں گا اور کیا پیونگا اور جیسے ایک بیہوش کو خواہ کوئی لات مارجائے خواہ پیار دیجائے یکسان ہوتا ہے ایسا ہی وہ جام عشق سے مست و مدہوش ہے اور اپنے نفس کے انتظاموں سے فارغ ہے سو جیسے مادر مہربان اپنے نادان بچے کو وقت پر آپ دودھ پلاتی ہے اور اُسکی بالشت تا بالشت کی آپ خبر رکھتی ہے ایسا ہی خداوند کریم اس ضعیف اور عاجز بشر کا کہ جو اُسکی محبت کے سخت جذبہ سے یکبارگی اپنے وجود سے اور اُسکے نفع و نقصان کے فکر سے کھویا گیا ہے آپ متولی ہوتا ہے یہاں تک کہ اُسکے دوستوں کا آپ دوست اور اُسکے دشمنوں کا آپ دشمن بن جاتا ہے اور جو کچھ اُسکو اپنے دوستوں اور دشمنوں سے معاملہ کرنا چاہیے تھا وہ اُسکی جگہ آپ کرتا ہے غرض اُسکے سب کاموں کو آپ سنبھالتا ہے اور اُسکے سب شکست ریخت کی آپ مرمت کرتا ہے اور وہ درمیان نہیں ہوتا اور نہ کسی بات کا خواستگار صفحہ ۲۳۰ کے سر پر یہ عبارت ہے

فیاکل بالاھر یعنے تیسری حالت کا سالک امرحق کے ساتھ کھاتا ہے۔ اور پھر صفحہ ۲۳۲ میں حالت چہارم کے مقرب کی نسبت بھی لکھا ہے۔ **فیقال له ملبس بالنعم والفضل** یعنے اُسکو بھی کھانے پینے کے لئے امر ہوتا ہے تو ان دونوں امروں میں فرق یہہ ہے کہ حالت سیوم میں تو سالک کے نفس میں ارادہ مخفی ہوتا ہے اور اُسکا یہ مشرب ہوتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ فلاں حظ کے اُٹھانے کے لئے مجھکو اجازت فرمادے تو میں اوسکو اُٹھاونگا اور گو وہ اتباع نفس سے پاک کیا جاتا ہے لیکن متابعت امر کے پیرایہ میں وہ حظ حاصل کرنا چاہتا ہے کیونکہ بقایا نفس کے ابھی موجود ہوتے ہیں مگر حالت چہارم میں مقرب کامل کیطرف سے بالکل ارادہ نہیں ہوتا خود خدا تعالیٰ بطور بلطف و احسان کے کسی مابہ الاحتظاظ کو اُسکے لئے میسر کر دیتا ہے اور جیسے مادر مہربان اپنے بچے کو جگاکر دودھ پینے کی ہدایت کرتی ہے ویسا ہی وہ اُسکو جگاکر کسی حظ کے اُٹھانے کے لئے تحریک کرتا ہے سو وہ تحریک سراسر اُسی کی شفقت سے اور فضل اور عنایت سے ہوتی ہے۔ ۳۰ اگست ۱۸۹۳ء مطابق ۱۷ شوال ۱۳۱۰ھ

قرآن کریم پر لطیف نوٹ

نمبر دوازدہم
بقیہ رکوع ۳ سورۃ البقر

ولھم فیھا ازواج مطھرۃ وھم فیھا خالدون

کیا انسان جو فطرتاً کسی رفیق اور غمگسار کی صحبت اور موانست چاہتا ہے بہشت میں جگہ کسی مجبس و زندان کیطرح یکہ و تنہا چھوڑا جاویگا نہیں (بلکہ اوسمیں اوسکے لئے پاکیزہ رفیق ہونگے) اور پھر یہ نہیں کہ بعض نادانوں کے خیال کے موافق کہ چند روز نجات و آرام پاکر دار النجات سے نکالے جائیں گے نہیں (ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وہیں رہیں گے)۔

ہم نے گذشتہ نمبر میں یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ اس آیت کے اس ٹکڑے پر ایک بحث کریں اور اوسکے ضمن میں اون اعتراضات پر روشنی ڈالیں جو ناعاقبت اندیش مخالف اس پر کیا کرتے ہیں اس سے پیشتر کہ ہم اون اعتراضات پر نظر کریں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بالاختصار ہم اس امر کو بیان کردیں کہ بہشت میں **دنیوی نعمتوں کی طرز پر نعمتیں کیوں ہوں گی** اس اعتراض کے کرنیوالے دو گروہ ہیں ایک تو عیسائی دوسرے آریہ جنکے ساتھ ملے ہوے کوتاہ اندیش نیچری بھی ہیں۔

اول الذکر کے لئے تو ہم اتنا ہی کہیں گے کہ کتب مقدسہ توراۃ و انجیل وغیرہ اس قسم کے وعدوں سے پر ہیں۔ اور ایسے ہی انعامات جنت کو بیان کرتی ہیں جو قرآن کریم بیان کرتا ہے۔ دیکھو۔۔۔

فریق ثانی جو کسی حد تک اپنے آپ کو عقل پرست قرار دیتا ہے اونکے رفع اعتراض کی خاطر ہم بھی معقولی رنگ میں اس مضمون پر مختصر سی گفتگو کریں گے۔

اللہ تعالیٰ چونکہ مالک یوم الدین ہے جکا خاصہ اور تقاضا یہ ہے کہ اپنی ملکیت تامہ سے ایسے کامل طور پر جزا دے کہ جزایاب کو کامل طور پر معلوم ہو جاوے کہ اوسکے اعمال کا ثمرہ ہے اور اوس جزا کا وجود ایسا ہو کہ انسان کے دل اور روح اور جسم اور جان پر اوسکا یکساں اثر متحقق ہو۔ مگر وہ نادان اس کو کیونکر مان سکتے ہیں جو خدا تعالیٰ کو مدبر بالارادہ ہستی نہیں مانتے۔ اور جو محدود نجات کے قایل ہیں کیونکہ پھر خدا کی خدائی کا سارا کاروبار پراگندہ ہوتا ہے اس موقعہ پر اس مسئلہ پر بحث کرنے کی ضرورت اور گنجایش نہیں ہے اوسکو چھوڑتے ہیں۔

انسان چونکہ **جسم** اور **روح** دو مختلف چیزوں کی ترکیب سے بنا ہے اور یہ مرکب قالب ہی افعال و اعمال کے صدور کا موجب ہوا ہے اس لئے خدا تعالیٰ کے کمال قدرت و عظمت کے لئے بالطبع یہ تقاضا موجود ہے کہ اوس بچے پرستار کو جو اوسکی رضاجوئی کی راہوں پر صدق نیت سے گام زن رہا ہے ہر ایک قسم کی نعمتوں سے متمتع اور بہرہ ور کرے۔

اور اس امر کا سمجھ لینا کہ خلقت انسانی کا کمال مجرد روح سے نہیں بلکہ جسم و روح کے امتزاج اور اختلاط سے ہے ایسا صاف اور بین ہے کہ کسی دلیل کی حاجت نہیں اور جسمی اختلال سے روحانی اختلال واقع ہوتا ہے سر میں چوٹ لگ جاوے تمام ذہنی اور دماغی قوی بیکار ہو جاتے ہیں اسی پر قیاس کر کے سمجھ لو کہ روح کے کمال کے لئے جسمانی ترکیب کسقدر ضروری ہے پس جنت الخلد میں چونکہ روحانی کمال مطلوب ہے وہ بدون جسم ممکن نہیں لہذا وہاں جسمانی و روحانی نعماء کا ہونا لازمی اور قدرت ایزدی کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے اور اگر اسکو باریک اور لطیف پیرایہ میں بیان کریں تو

یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ اُن حقایق اور معارف اور لذات روحانی کی طرف اشارہ ہے جو بہشت میں ملیں گی اور اُنکو جسمانی طور پر متمثل اور متشکل دکھایا گیا ہے جیسے انسان خواب میں امور معقولہ کو محسوس کرتا ہے۔ بہرنمط ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ جنت میں نعماء جنت ہر ایک قسم کی نعمتوں پر مشتمل ہونگے جو روح کی فطری خواہش اور جبلی طلب کے پورا کرنے کے لئے ضروری ہیں۔

ازواج پر بحث اور حوروں کا مسئلہ

اب ہم چاہتے ہیں کہ اس امر کو بیان کریں کہ ازواج کا جو وعدہ دیا گیا ہے اسمیں کیا راز ہے۔

یہ امر تو مسلم الثبوت ہے کہ انسان مدنی الطبع ہے اور وہ فطرتاً کسی دوسرے رفیق کو چاہتا ہے اور ایسا رفیق کہ جسطرح سے رفیق کہلاتے کا مستحق ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے انسان کے اس فطری تقاضے کو پورا کرنے کے لئے جنت میں اوسکے لئے رفیق بنائے ہیں۔

ازواج کا لفظ عام ہے اور وہ مرد اور عورت دونوں پر بولا جا سکتا ہے۔ پس ہر ایک انسان کے لئے رفیق مطہر عطا ہونگے۔

ازواج کی تشریح قرآن کریم کے ایک دوسرے مقام پر بھی ہم پاتے ہیں چنانچہ سورۃ رعد میں فرمایا ہے جنت عدن یدخلونہا ومن صلح من اٰبائہم وازواجہم وذریاتہم الی الآیۃ پس ازواج مطہرۃ سے اگر ازواجہم فی الدنیا والے ازواج مراد لیں تو کوئی استبعاد عقل لازم نہیں آتا۔ بلکہ مطہرۃ کا لفظ اس پر قرینہ بھی ہے جنت کی توضیح اور تشریح ایک جداگانہ مضمون ہے جو کسی دوسرے وقت پر بیان کیا جاویگا۔

پس بہشت میں جسمانی روحانی نعمتوں کا ملنا جب ثابت ہو چکا تو اسکے بعد بہشت میں عورتوں کے ملنے کا سوال ایسا سوال نہیں رہتا کہ وہ کچھ اثر پیدا کر سکے تاہم اس پر ہی مختصر سی نظر کرتے ہیں۔

یوں کہا جاتا ہے کہ بہشت میں عورتوں سے ملنا اور خلا ملا کرنا تقدس باری کے خلاف ہے۔ ہم نے جہاں تک اس مسئلہ پر غور کیا اس اعتراض کو بالکل قلت تدبر سے ناشی پایا کیونکہ اس امر کا اعتراف تو بہرحال کرنا پڑیگا کہ یہ مستورات و مخدرات آخر حشر اجساد میں اُٹھیں گی۔ تو پس اونکی موجودگی جب یہاں تقدس باری تعالیٰ کے خلاف نہیں تو اگر کوئی نئی مخلوق از قسم اناث جنکو حور کہتے ہیں کیا خدا تعالیٰ کی شان میں کسی قسم کا محل اعتراض ہو سکتی ہیں؟ ہاں اگر یہ کہا جاوے کہ چونکہ توالد و تناسل کا سلسلہ نہو گا اس لئے وہاں ان مستورات مخدرات سے خلا ملا رکھنا کیا فایدہ رکھتا ہے؟ تو ہم کہیں گے کہ اول تو یہ امر بحث طلب ہے کہ عورت کے خلق سے صرف یہی غرض نہیں اگر ایسا ہو تو دنیا میں کوئی عورت عقیمہ نہو اور کبھی کوئی معصوم لڑکی فوت نہو حالانکہ ہم ہر روز اس اٹل قانون کو پاتے ہیں علاوہ ازیں عورت اور مرد توالد تناسل کے لئے دونوں ذمہ وار ہیں پھر لازم آتا ہے کہ مرد بھی نہ رہیں۔

ان سب باتوں کے علاوہ ہم یہ کہتے ہیں کہ جبکہ اس دنیا میں جایز مخالطت اور شرعی موافقت مخدرات سے اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی میں مخرج نہیں ہو سکتی اور اللہ تعالیٰ یہاں بھی ایسا ہی حاظر ناظر جیسے وہاں ہو گا۔ تو وہاں کیونکر ہو سکتی ہے؟ اور تقدس اور پاکیزگی ایسی چیز نہیں ہے جو عورتوں کے خلا ملا سے زایل ہو جاتی ہو۔ کیونکہ دنیا میں صدہا راست باز گذرے ہیں اور اب بھی موجود ہیں مگر اونکا بیاہ کرنا اور بچوں کا باپ ہونا اونکی تقدس مآبی میں حایل اور ہارج نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ ایک لطیف ذریعہ اونکی ترقی مدارج اور روحانی کمالات کا ہے دانشمند دل اس مقام پر غور کریں!!!

<u>وھم فیہا خالدون</u> اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اوس میں رہیں گے۔ بعض نادان لوگوں نے جو نجات کے مفہوم سے بے خبر اور اوسکے حصول سے مایوس مطلق ہیں اس پر اعتراض کیا ہے کہ

محدود اعمال کی جزا غیر محدود کیوں ہے

اولاً۔ یہ بات تو بدیہی اور مسلم الثبوت ہے کہ روح میں ابدی نجات اور دائمی سکھ کی اضطراری پیاس ہے پھر یہ سمجھ میں نہیں آسکتا کہ خدا تعالیٰ نے کیونکر روح کو ایک فطری ضرورۃ عطا فرما کر پھر اوسکو اس تقاضہ کے موافق۔ وہ نعمت جسکا روح طالب ہے نہ دے۔ حالانکہ ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ تمام فطری تقاضے پورے ہو رہے ہیں ثانیاً یہ ایک دعوے ہے جسکی دلیل نہیں محدود کام کا ثمرہ محدود ہو یہ ضروری نہیں ہے۔ علاوہ ازیں ہم نے پہلے بھی بیان کیا ہے کہ ہر ایک فعل پر ایک نتیجہ مترتب ہوتا ہے اور پھر وہ نتیجہ علت بنتا ہے اور اوس سے ایک اور نتیجہ پیدا ہوتا ہے غرض علت اور معلول کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا پس اعمال اور افعال بھی جو اس سلسلہ علت و معلول میں شامل ہیں بالکل بے انتہا اور غیر محدود ہیں پس اگر یہ دعویٰ بفرض محال مان بھی لیا جائے تو بھی یہ جزا سے جو فضل الٰہی سے بالمسلم طور پر غیر محدود ہے (علی) غیر محدود ہی ہونی چاہیئے۔

ثالثاً۔ بندہ کا عمل اعظم یہی ہے کہ وہ وفاداری ہاں لا انتہا وفاداری اور ابدی صدق سے ایمان لاتا ہے اور اُسکے تمام مراتب اور لوازم پر عمل کرتا ہے اب اگر وہ وفات پا جاتا ہے تو اوسکا کیا قصور ہے؟ یہ تو پھر نعوذ باللہ خدا پر اعتراض ہو گا جو دہریوں کا کام ہے اوس نے اپنی زندگی کے طریق اور چلن سے اپنی سچی وفاداری کا ثبوت دیدیا پس اوسکے اعمال یوں بھی محدود نہ ہوئے بلکہ غیر محدود ٹھہرے۔ علاوہ بریں اعمال صالحہ کی اصل تقسیم صرف یہ ہے کہ یا وہ تعظیم الٰہی کیواسطے ہوتے ہیں۔ یا شفقت علی خلق اللہ کے اور جنت میں دونوں اعمال موجود ہیں اول قسم کے لئے فرماتا ہے دعویٰہم فیہا سبحانک اللّٰہم وتحیتہم فیہا سلام واٰخر دعوٰیہم ان الحمد للّٰہ رب العالمین قسم دوم کے بارے میں فرماتا ہے ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علیٰ سرر متقابلین۔

ثالثاً۔ نجات کی اصلی غرض اور حقیقت تو وہ لذت اور سرور ہے جو انسان ماسوائے اللہ سے بکلی قطع کر کے اللہ تعالیٰ کی محبت میں محویت حاصل کر کے پاتا ہے اور یہ مسلمہ بات ہے کہ محبت بجز معرفت کے نہیں ہوتی۔ چونکہ جنت میں تمام نعمتوں کی سرتاج نعمت ذکر الٰہی ہو گا اور اللہ تعالیٰ کی رضا پس یہ سلسلہ تو زیادہ وسیع ہوتا جائیگا کیونکہ یہ معرفت اور محبت بڑھتی جاوے گی پھر انسان کیونکر خیال کر سکتا ہے کہ وہاں سے کبھی نکل آئیگا بلکہ وہاں سے نکل سکتا ہی نہیں پس یہ کیسی سچی فلاسفی اور روح کی تسلی دینے والی بات ہے کہ اسلام نے وہ جنت بتلائی ہے جہاں ابدالاباد کے لئے رہنا ہو گا۔

ایڈیٹوریل نوٹس

ہندوستان کا آئندہ مذہب لودہانہ کے عیسائی اخبار نور افشاں نے اپنے ایڈیٹوریل کالم میں اس عنوان سے ایک لیڈر لکھنے کا ارادہ ظاہر کر کے ہندو مسلمانوں کو بھی توجہ دلائی ہے کہ وہ اس عنوان پر اپنے خیالات ظاہر کریں۔ اس میں شک نہیں کہ مندرجہ بالا عنوان سرسری نگاہ میں ایک دل خوش کن اور قابل بحث مضمون نظر آئیگا چنانچہ پچھلے چند سال میں اس پر کئی مرتبہ آریہ سماج اور دیگر مذہبی کانفرنسوں میں حسب نحوائے اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ خیالات ظاہر کئے گئے ہیں۔ ہماری رائے میں اس عنوان پر بحث کرنا کوئی مفید امر ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ اضداد کا مقابلہ استمراری عادۃ اللہ ہے۔ ہاں یہ مضمون بہ تغیر الفاظ یوں قابل بحث ہو سکتا ہے "کہ دنیا میں عالمگیر مذہب کون ہے" اگر نور افشاں کی مراد یہ ثابت کرنا ہو کہ آئندہ مذہب انڈیا کا عیسائیت ہوگا تو اپنے گھر میں کون اپنی بیوی کا نام بیگم نہیں رکھ سکتا۔ خود عیسیٰ مسیح کے زمانہ میں تو اتنی کامیابی نہ ہوئی کہ کل یہود یہ ہی کو وہ اپنا ہم خیال بنا لیتا۔ ساری عمر میں کل ایک سو بیس آدمی عیسائی ہوئے اور اونمیں سے بھی ایسے بے اصول اور کمزور آدمی کہ ذرا سی بات پر ملعون کہنے اور انکار کو ملیا اور تیس درہم لیکر گرفتار کرانے کو آمادہ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ظلمت اور نور کا مقابلہ ضروری بات ہے پس نور افشاں اگر ایسے مضامین پر بحث کی ضرورت سمجھتا ہے تو وہ اس عنوان کو یوں قایم کرے "دنیا میں عالمگیر مذہب کون ہے؟" جس پر ہر ایک شخص اپنے خیالات ظاہر کرے ہم بھی انشاء اللہ لکھیں گے ورنہ نور افشاں کے مجوزہ مضمون پر بحث کرنا درد سر مول لینا ہے۔ ہاں ہم نور افشاں کے مرقومہ مضمون پر بعد ختم ہو جانے مضمون مذکور کے سلسلہ وار ریمارک کریں گے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

مسلمانوں کی مذہبی حیثیت کو عملی طور پر قائم رکھنے کے لئے تعلیم الاسلام ایسے مدرسہ کی ضرورت ایک ایسی ضرورت ہے جسکو وہ لوگ خوب محسوس کر سکتے ہیں جو ان بد نتائج سے ذرا بھی اطلاع رکھتے ہیں جو مشن سکولوں یا دوسرے سکولوں کے تعلیم یافتہ طلبا کی حالت پر اثر پزیر پائے جاتے ہیں۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کے اجراء میں تمام قومی اور اسلامی اعراض شامل ہیں ضروریات زمانہ کے لحاظ کر دنیوی تعلیم کے ساتھہ دینی اور مذہبی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا ہے مگر مدرسہ کی تکمیل اور ضروریات کے پورا کرنے کے لئے ابھی مالی حالت بہت کچھہ امداد کی محتاج ہے۔ ہمکو مینجنگ کمیٹی مدرسہ تعلیم الاسلام کے ایماء سے معلوم ہوا ہے اور ہم اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہتے ہیں کہ مدرسہ کی عمارت موجودہ حالت کے لحاظ سے بھی غیر مکتفی ہے اور علاوہ ازیں بورڈنگ ہوس کا کوئی انتظام نہیں جسکی وجہ سے مدرسہ کے اجراء سے بیرونجات کی طالب علم ابھی فایدہ نہیں اوٹھا سکتے اسلئے یہ ضروری معلوم ہوا ہے کہ ہم اپنے ناظرین اور عام مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائیں کہ بورڈنگ ہوس اور عمارت مدرسہ کی تکمیل کے کام درپیش ہیں۔ ہر ایک شخص حسب مقدور اس کار خیر میں شریک ہو کر امداد فرماوے ہم مینجنگ کمیٹی مدرسہ تعلیم الاسلام کو رائے دینا چاہتے ہیں کہ عمارت مدرسہ و بورڈنگ کے متعلق ایک ماہواری چندہ کی فہرست مرتب کی جاوے اور وہ مدامی ہو کیونکہ مدرسہ کی عمارت کے متعلق آئے دن ضروریات بڑہیں گی اس لئے یہ چندہ دائمی رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے ناظرین اس کار خیر میں یکمشت اور مدامی چندہ سے غرض ہر طرح شریک ہونگے اور دوسروں کو شریک ہونے کی ترغیب دیں گے۔ ہر ایک قسم کا زر چندہ مدرسہ کے متعلق "مولوی حکیم نور الدین صاحب قادیان" کے پتہ سے آنا چاہیے۔ اور یہ چندہ جو عمارت کے لئے ہو وہ چندہ عمارت ہے اور جو مساکین طلباء کے لئے ہو وہ مساکین فنڈ کے نام سے بھیجا جاوے اور جو عام اعراض کے لئے ہو تمام اعراض کے نام سے بھیجا جاوے غرض چندہ بھیجنے والوں کو صراحت کر دینی ضروری ہے تاکہ ہر ایک مد کا جداگانہ چندہ رکھا جاوے۔

الحکم اور اوسکے معاون

ہم دلی شکرگزاری کے ساتھہ ظاہر کرتے ہیں کہ الحکم کے معاونین اوسکی توسیع اشاعت میں پوری کوشش فرما رہے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مندرجہ ذیل احباب خاص طور پر شکریہ کے قابل ہیں جنہوں نے اپنے ذاتی خرچ سے یا کوشش سے خریدار بہم پہونچا کر توسیع اشاعت کے کام کو جاری رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

(۱) شیخ عطا محمد صاحب سب اوورسیر میاں میر۔ (۲) ایک معزز مخدوم الکوہاٹ (۳) ایک مکرم دوست ازنچ پور (۴) مفتی محمد صادق صاحب لاہور۔ (۵) قاضی یوسف علی سنگرور (۶) منشی نور احمد صاحب نانگل پور (۷) مولوی سید محمد احسن صاحب امروہہ۔ (۸) حکیم محمد حسین صاحب لاہور

ہم امید کرتے ہیں کہ اگر دوسرے احباب بھی اسیطرح مصروف رہے تو بہت تھوڑے میں الحکم کی موجودہ اشاعت کئی چند ہو سکتی ہے۔

معزز قدران الحکم

۱۰ نومبر ۱۸۹۸ء سے الحکم کا مالی سال شروع ہو گیا ہے اس لئے خاکسار مدیر الحکم امید کرتا ہے کہ آپ سال گذشتہ اور رواں کا چندہ بھیجکر کارخانہ کی اعانت فرماویں گے۔ (ایڈیٹر)

عقیقہ مسنونہ ہمارے مخدوم جناب شیخ رحمت اللہ صاحب مالک بمبئی ہوس لاہور مع الخیر ولایت سے واپس آئی کو رجنل دارالامان میں اپنے ہی رہے جیسا کہ پہلے بعض احباب سے

شیخ محمد حسین بٹالوی کے نام ایک اور خط

یہ کوئی انوکھی اور نرالی بات نہیں کہ شیخ بٹالوی پر ہر طرف سے حجت پوری ہو رہی ہے۔ مباہلہ بلا شرط کی ایک ایسی راہ ہے کہ اس سے یہ کل آئے دن کا جھگڑا طے ہو جاتا ہے۔ مگر ابھی تک اس درخواست مباہلہ کا کوئی جواب شیخ بٹالوی کی طرف سے ہمارے پاس نہیں پہنچا۔ مباہلہ کے بلا اثر ثابت ہونے پر جو انعام بٹالوی کو دیا جا سکتا ہے اسکی تعداد ہمارے پاس آٹھ ہزار کے قریب تک پہنچ چکی ہے گو اعلان ابھی دو ہزار ساڑھے تین سو تک کا ہوا ہے۔ ہم اخیر نومبر تک شیخ بٹالوی کے جواب کا انتظار کرتے ہیں۔ پھر متواتر مضامین کے ذریعہ اور کثیر التعداد اشتہارات سے پبلک کو اس راس المکفرین کی کارستانیوں سے واقف کرینگے اور اپنا موعودہ مضمون شائع کرکے خود پبلک ہی کے فیصلہ پر چھوڑینگے اب ہم وہ خط شائع کرتے ہیں جو میاں محمد حسین کے ایک اور پرانے دوست نے اُن کو اتماماً للحجت لکھا ہے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

زمانہ سابق میں مکرم و معظم مولوی صاحب! السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ!۔ مجھے اخبار الحکم کے گذشتہ چند ہفتوں کے پرچوں کے دیکھنے کا اتفاق ہوا جسمیں ایک مکرم مولوی عبد القادر صاحب لودہیانوی کی ایک چٹھی آپکے نام لکھی گئی جسمیں مولوی صاحب موصوف نے اپنی ہم مکتبی اور دیگر قدیمانہ حقوق دوستی کو یاد دلاکر ایک قطعی فیصلہ کے لئے آپ کو مباہلہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور مولوی صاحب موصوف نے اپنی غریبانہ حیثیت کے موجب مباہلہ کو غیر موثر ہونیکی صورت میں دو سو روپیہ کی رقم آپکو بطور انعام پیش کی ہے اور نیز جماعتہائی لاہور۔ پٹیالہ۔ شملہ۔ الہ آباد۔ دہلی وغیرہ نے رقم مذکور کو آپکے منصب اور ضروریات موجودہ کے لئے غیر مکتفی سمجھ کر اپنی طرف سے اور رقومات ایزاد کر دی ہیں جنکی تعداد قریباً ۲۳ سو ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ بلکہ بالائی طور سے سنا جاتا ہے کہ رقم مذکور آٹھ ہزار تک ہو گئی ہے۔ اس تمام کارروائی کو دیکھکر مجھے بھی تحریک ہوئی کہ یکدفعہ پھر آپ کو ایک خط لکھوں شاید کہ آپ کی ایزادی بصیرت و ہدایت کا موجب ہو جاوے اور مجھے سعادت دارین سے حصہ ملجائے۔ مجھے سخت تڑپ ہے بلکہ میری دلی آرزو ہے کہ آپ اس نعمت غیر مترقبہ سے جو لاریب خالق ارض و سما اور مالک یوم الدین کی طرف سے ایسے پُر فتن زمانہ میں جبکہ صفحہ دنیا پر ظلمت اور عصیان کا طوفان بپا ہے۔ اور مخلوقات خدا ہلاکت اور تباہی کے دریائے ناپایاں میں غرق ہو رہی ہے نازل ہوئی ہے بہرہ ور ہوں۔

آپ کو یاد ہوگا کہ پیشتر ازیں ایک طول طویل خط آپ کی خدمت میں روانہ کیا گیا تھا جس کا آپنے کوئی جواب نہیں دیا۔ شاید کوئی مصلحت وقتی سکوت کے لئے دامنگیر ہوئی ہوگی۔ اور نیز اسباب کا اظہار کرنا موقع پر غیر مناسب نہیں ہوگا کہ خاکسار چند بار بذات خود حاضر خدمت والا ہو کر بڑے ادب سے ملتجی ہوا کہ آپ حضرت مرزا صاحب ادام اللہ برکاتہ کی نسبت غور فرماویں۔ اور مخالفت کے لئے جلدی نہ کریں کیونکہ حق اور باطل چھپا نہیں رہ سکتا آپ اپنی زبان اور قلم کو روکیں۔ مگر میں سخت افسوس سے لکھتا ہوں کہ وہ ایک روحانی مرض ہے جو جذام یا دق سے بھی بدتر ہے۔ بد قسمتی سے آپکی روح اور عقل پر ایسا غلبہ پا لیا ہے کہ آپ کسی ناصح اور ہمدرد کی خیر خواہانہ نصیحت کو سن بھی نہیں سکتے۔ اور چونکہ بیمار کو بسا اوقات اپنی بیماری کا پورا حال منکشف نہیں ہوتا اسواسطے روز بروز مرض نامعلوم طور سے ترقی کرتی جاتی ہے حتیٰ کہ اُسکو ورطۂ ہلاکت میں ڈالدیتی ہے۔ لہذا محض دلی ہمدردی اور نیک سگالی کی نیت سے جرأت کرکے یہہ عاجز آپکے مرض کی تشخیص میں مصروف ہو کر آپ ہی کی بھلائی اور بہبودی کے لئے اس مرض کا نام آپ پر ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہے۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ نے علیم و حکیم آپ کو توفیق خیر عطا فرماوے۔ اور اسکے معالجہ کے لئے آپکی توجہ کو منعطف کردے۔ گو میں جانتا ہوں کہ اب آپکی حالت اس مرض کی وجہ سے اخیر درجہ کو پہنچ چکی ہے۔ اور ظاہر میں انسان کہہ سکتا ہے۔ کہ اب اسکا علاج دشوار بلکہ ناممکن ہے مگر میں مایوس نہیں ہو سکتا بلکہ کسی مومن کو ناامید نہیں ہو جانا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔ لا ییأس من روح اللہ الا القوم الکافرون۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ میری اس عرضداشت کو بدظنی پر محمول نہیں فرماوینگے۔ بلکہ ایک نہایت ہی ہمدرد کی غمخواری تصور فرما کر اس پر عملدر آمد کرینگے۔ اور اس تشخیص کو سچا سمجھکر مرض کے دفیعہ کے لئے کمرہمت باندھکر جان توڑ کوشش میں مصروف ہو جاوینگے۔ کیونکہ یہہ مرض کوئی معمولی مرض نہیں ہے یہہ وہ مرض ہے جسنے فرعون اور شداد جیسے زبردست بادشاہوں کو ہلاک کیا۔ یہہ وہ مرض ہے جس نے معلم الملکوت کو جنت جیسی نعمت سے محروم کیا۔ یہہ وہ مرض ہے جسنے بلعم باعور جیسے مستجاب الدعوات کو جہنم کا وارث بنایا۔ میں اب یقین کرتا ہوں کہ آنجناب کو اس منحوس مرض کا پتہ لگ گیا ہوگا۔ اگر نہیں لگا تو میں کھول کر بتلا ہی دیتا ہوں کہ اس خبیث مرض کا نام تکبر ہے جس نے کسی نامبارک وقت میں آپکے دل و دماغ کو بیکار اور حسد کی آگ کو مشتعل کرکے آپکے تمام قوائے روحانی کو خاک سیاہ کر دیا ہے۔ ورنہ آپ جیسے بیدار مغز اور عالم اجل ایسے صریح اور صاف مسایل کے سمجھنے میں کیوں پیچھے رہجاتے ہیں۔ گستاخی معاف! میں نے اُن تعلقات کی وجہ سے جو آپ کو میرے ساتھ ایک عرصۂ دراز تک رہے۔ یہہ سب باتیں عرض کی گئیں۔ اب انکو قبول کرنا اور اُن پر عمل کرنا آپکا کام ہے۔ میں نے فی الحقیقت اصلی مرض کو جو آپکے تمام قویٰ پر محیط ہو رہی ہے پیش کر دیا ہے۔ اب آگے علاج کرنا یا نہ کرنا آپکے اختیار میں ہے۔ مجھے علاج کے بتلانے کی چنداں ضرورت معلوم نہیں ہوتی کیونکہ قرآن شریف اور کل احادیث کی کتابیں اس مرض کی ادویات سے بھری پڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جیسے حکیم مطلق اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسے حکیم امت کی بتلائے ہوئے نسخوں سے جو نسا نسخہ آپ استعمال کرینگے تو یقیناً یقیناً آپ اس مرض نامراد سے نجات پا جاوینگے آپ کو ضرور یاد ہوگا کہ میں نے ملاقات کے وقت چند بار زبانی اور نیز اپنے سابقہ خط میں جسکو ارسال کئیے ہوئے زائد از ڈیڑھ سال ہو گیا ہے عرض کیا تھا اور اب پھر عرض کرتا ہوں کہ میں نے مدت العمر حضرت امام الزمان مجدد دوراں مسیح موعود و مہدی معہود سے کی خدمت بابرکت میں رہکر اندرونی اور بیرونی حالات پر کماینبغی اطلاع پاکر اصل حقیقت معلوم کرکے قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ لاریب وہ عباد اللہ الصالحین اور یقیناً مامورین من اللہ میں سے ہیں۔ بلاشک اُنپر آسمانی انوار کی بارش اور روحانی برکات کا نزول ہوتا ہے جنکو عکس سے اُن کے در و دیوار روشن اور اُن کے گرد و جوار منور ہوتے ہیں۔ دُور دراز بھصار و دیار کے زائرین جو کلفت سفر و صعوبت راہ برداشت کرکے تھکے ماندے اور پژمردہ ہو کر آتے ہیں وہ اس بندگان ذات باری والی کے چہرہ مبارک کو دیکھکر تمام تکالیف کو بھول جاتے اور اُن کی تقریر دلپذیر کو سنکر فی الفور تر و تازہ ہو جاتے ہیں اُن کی چندروزہ صحبت وطن اور لوگوں کی محبت کو چھڑا دیتی ہے اُن کے کلام الملک الکلام سے ایسے محظوظ ہوتے ہیں کہ جی جُدا ہونیکو نہیں چاہتا۔ اُنکی صفِ نماز میں کھڑے ہونے سے نماز میں حلاوت ہوتی ہے کہ جسکا بیان نہیں ہو سکتا۔ عبادت میں خشیت تلاوت قرآن شریف میں لذت پیدا ہوتی ہے۔ دلوں میں نور بھرتا ہے۔ چہروں پر سعادت کے انوار نمایاں ہوتے ہیں گناہان سابق کے لئے توبہ کی توفیق حاصل ہوتی ہے اور آیندہ کے لئے آلہی نافرمانی اور ارتکاب معصیت سے نفرت پیدا ہوتی ہے اُن کی تمام مریدوں میں باہم الفت اور محبت روز بروز بڑہتی اور اسلامی اخوت ترقی کرتی ہے وہ اخلاق حسنہ سے پیدا کرتے اور افعال قبیحہ سے پرہیز کرتے ہیں۔

برخلاف اسکے علمائے وقت کی صحبت سے نخوت اور تکبر پیدا ہوتا ہے باہمی مخالفت اور عداوت کا بیج بویا جاتا ہے۔ شرارت اور فساد کی آگ دلوں میں مشتعل ہوتی اور کینہ اور بغض کے شعلے طبایع میں موجزن ہوتے ہیں نہ عبادت میں لذت نہ گناہوں سے نفرت۔ علماء ہیں کہ خودستائی خودنمائی میں گرفتار۔ راستبازی اور راست روی کے طریق سے بیزار۔ دنیاوی لالچوں۔ نفسانی جوشوں میں مبتلا باہمی پھوٹ اور دھڑہ بازی کے شیدا ہو رہے ہیں۔ دوسروں کا ذکر ہی جانے دیجئے آپ اپنے نفس پر ہی خیال فرماویں۔ کیا آپ کا ضمیر آپکو اسبات کے کہنے کی اجازت دے سکتا ہے کہ آپ عالم ربانی ہیں؟ آپ کا ضمیر لکار کر کہیگا حاشا و کلّا! (ہرگز نہیں ہرگز نہیں)، پھر آپ ہی انصاف فرمائیے اور داد دیجئے! کیا ہم لوگ ناراستی پر ہو سکتے ہیں؟ ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا؟

امر متذکرہ بالا کی تحقیقات کے لئے ہم دُور نہیں جاتے ہیں۔ آپ کی تن ہیتی بات بیان کئے دیتا ہوں۔ مجھے اچھی طرح نقش کالحجر ہے اور میں خیال کرتا ہوں آپکو بھی یہہ بات از یاد رفتہ نہیں ہوگی کہ ایکبار نہیں بلکہ چند بار آپنے بر سر منبر تحدی سے پکار کر کہا تھا کہ میں نے ہی اس شخص کو یعنے حضرت اقدس جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آسمان پر چڑھایا ہے اور اب میں ہی اسکو زمین پر گراؤں گا۔ اور دوسری طرف حضرت امام ہمام نے بذریعہ اشتہارات شایع کیا کہ ہمیں شیخ محمد حسین بٹالوی یعنے جناب کی نسبت الہام ہوا ہے انی مہین من اراد اہانتک یعنے میں ذلیل اور خوار کرکے چھوڑونگا جسنے تیری اہانت کا قصد کیا۔

یہہ دو کلمات ہیں جو ایک تو آپکی طرف سے اور دوسرا حضرت حجۃ اللہ کیطرف سے میدان کارزار میں گویا کشتی کے لئے نکلے ہیں۔ اب میں اسجگہ زیادہ بحث کی ضرورت نہیں سمجھتا صرف یہہ دریافت کرتا ہوں اور اس کا فیصلہ آپ پر چھوڑتا ہوں کہ آپ ہی قسم کھا کر اور رب عزیز اور سمیع و خبیر کا خوف دل میں رکھکر فرماویں کہ کس کا بول بالا رہا۔ اور کس کے [illegible] بے سود ثابت ہوئیں ہم کیا اہل اسلام کی عزت روز روشن کی طرح ذہن [illegible]

نہیں ہوئی ۔ ہے کیا اُن کے عادی کو لوگوں نے کم قبول کیا ہے کیا اُن کی تائید کیلئے آسمانی اور زمینی نشان نمودار نہیں ہوئے؟ کیا اُن کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک نہیں پہنچی ہے کیا اُن کی اشاعت کتب و اشتہارات سے دنیا کا کوئی ملک خالی رہا ہے کیا اُن کو ہر موقع مقابلہ پر سرخروئی اور فتح نمایاں نہیں ہوئی؟

اب برخلاف اسکے میں آپسے پوچھتا ہوں کیا آپ کی مسلیہ عزت پر ذلت کا پانی نہیں پھرا آپکی عام شہرت کا چاند گہنا نہیں گیا ہے آپ کی قبولیت مبدل نفرت نہیں ہو گئی آپکے قدیمی دوستوں نے آپکی رفاقت کو متروک نہیں کیا ۔ آپ کی اشاعت رسالہ کالعدم نہیں ہوئی ہے آپ کو بمقابل حضرت امام نا ہر موقع اور ہر محل پر ناکامی اور نامرادی کا موںھ دیکھنا نصیب نہیں ہوا ہے تمہیں قسم ہے اُس وجود کی جسکی عظمت آپکے دل میں جاگزین ہو سچ سچ تبلائیے کہ کیا یہہ واقعات راست اور درست نہیں ہے؟ اسے زمانہ سابق میں میرے بڑی مکرم و معظم بزرگ امیں نے بتجد المحض نیک نیتی اور ہمدردی دلی اور اُن تعلقات کی وجہہ سے جو مجھکو آپسے رہے ہیں نہ کسی گستاخی اور بے ادبی کی وجہہ سے یہہ پوست کندہ حالات عرض خدمت کئے ہیں ۔ اور بار بار الفاظ متذکرہ بالا کا تکرار اسلئے کیا ہے کہ شاید آپ بات کی تہہ کو پہنچ جائیں اور اللہ تعالےٰ کا خوف آپکے دل پر مستولی ہو جاوے اور آپکو وہ قادر مطلق خدا جس کو ہر طرح کی قدرت حاصل ہے صراط مستقیم کی توفیق عطا فرما دے ۔ آمین

اب میں بالآخر اپنا اصل منشا ظاہر کرتا ہوں ۔ اور بڑے ادب سے اور بڑی منت سے گذارش کرتا ہوں کہ آپنے تو مخالفت کو انتہا درجہ تک پہنچا دیا ہے اور حضرت حجۃ اللہ کی تخریب و توہین کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ۔ مگر پھر بھی نتیجہ برعکس نکلا ۔ آپ کی ساری کوششیں رائگاں گئیں آپکی جانکاہ مختیں ضایع ہوئیں ۔ اُن کی ترقی کے سد باب کے لئے آپ کی جانفشانیاں ھباءً منثورا ثابت ہوئیں ۔ اب اکے خدا کے لئے کچھ عرصہ تک سکوت اختیار کریں اور اُس علیم و خبیر خدا کا خوف کر کے جو دلوں کے باریک در باریک اور تہ در تہ راز و اسرار نہانی کو جانتا ہے ایکدفعہ پھر اس معاملہ میں نظر غور کریں کینہ اور حسد کو خیال رفعہ کے لئے موجودہ زمانہ کے اُدنٹوں کی طرح معطل چھوڑ دیں اسطرح میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ضرور آپ پر حق کھولدیگا ۔ اور اگر آپ غور کامل سے فیصلہ کر چکے ہیں اور آپکے نزدیک یقیناً یہہ امر طے ہو لیا ہے کہ حضرت امام ھمام جناب مرزا صاحب فی الحقیقت کاذب اور مفتری ہیں اور آپ کا دل فراخ حوصلگی سے بلا دھڑک بولتا ہے کہ ضرور ہی وہ کافر و دجال ہیں تو پھر مولوی عبد القادر صاحب نے جو تجویز پیش کی ہے اُسپر بلا کم و کاست بلا دریغ مرد میدان بنکر مباہلہ کے لئے نکلیں کیونکہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے مومن کو کافر کے مقابل میں فتح کا وعدہ دیا ہے ۔ دیکھو آیت لن یجعل اللّٰہ للکٰفرین علی المؤمنین سبیلا ۔ پھر آپکو توقف کیوں ہے ۔ اس مقابلہ میں سے چند بلکہ ڈبل فائدہ متصور ہے آٹھ ہزار روپیہ بھی ملتا ہے ۔ ساتھہ ہی دشمن کا خاتمہ ہوتا ہے ۔ اور سب سے بڑھکر خلق خدا کو آیندہ فیصلہ کا خوب موقع دستیاب ہوتا ہے پس ایسی حالتمیں خاموش رہنا اور جھوٹے حیلے حوالے تراشنا مناسب نہیں ہوگا جبکہ آپکو اپنے کامل مومن ہونے پر یقین کلی ہے اور مدمقابل کو بیقین کامل مفتری کذاب اور دجال

جانتے ہیں تو آپکو ایک منٹ کے لئے بھی درنگ نہیں کرنی چاہئے آپنے صرف تکفیر کی خاطر مواہیر حاصل کرنے کے لئے بڑی بڑی مصایب سفر اُٹھا کر دور دراز مقامات پر جانا گوارا کیا ہے تو کیا اب اپنے وطن میں بیٹھکر بٹالہ کی سرزمین پر کسی وسیع میدان میں نکلنا گوارا نہیں کر سکتے ہیں ضرور گوارا کیجئے اور ضرور کیجئے ۔ تاکہ حسن کلم جہان پاک کی مثال صادق آئے اور خلق پر کہل جائے کہ کاذب اور مفتری کون ہے اور صادق اور راستباز کون ہے اگر اب بھی آپنے اپنی عادت مستمرہ کے موجب پہلوتہی کی تو پھر دنیا پر روز روشن کی طرح کہل جائیگا کہ آپ ہی ان تمام خطابات کے مستحق ہیں جو آپ وقتاً فوقتاً اپنے مدمقابل کی نسبت تجویز کرتے رہے ہیں ۔ ہمارا کام کہدینا تھا سو کہدیا ۔ اب مانیے یا نہ مانیے آپ کا اختیار ہے ۔ وما علینا الا البلاغ ۔ راقم ابو العطاء مرزا خدا بخش ۔ ۷ ؍ نومبر ۱۸۹۸ء

افریقہ میں مذہبی مباحثہ

(نمبر دوم)

بقیہ خط مسلمان بنام آریہ

اور یہہ کہ پیغمبر اسلام لڑائی کے وقت بلا تعداد عورتوں سے نکاح کر لیتے اور پھر طلاق دیدینے کا حکم دیا کرتے تھے ۔ سو میں نے اُسکے جواب میں لکھا تھا کہ قرآن تو درکنار ۔ حدیث صحیح میں بھی یہہ باتیں نہیں اور پھر آپ سے حوالہ طلب کیا تھا ۔ چونکہ آپنے اپنے خط میں اسکی تردید نہیں کی ۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہہ آپکا مقولہ بزبان دیو تخیند صاف درست ہے ۔ اور آپ قایل ہیں کہ یہہ باتیں قرآن میں ہیں مگر افسوس کہ آپنے اس کا جواب بھی ایک حرف نہیں دیا نہ قرآن کا کوئی پارہ سورہ ۔ آیۃ لکھی جہاں ان باتوں کی تعلیم معلوم ہوتی ہو ۔ تمام خط میں صرف ایک آیۃ ہے جسکا ہماری بحث سے کچھہ تعلق نہیں اور جو خود معترض کے حمق اور جہالت کو اُس خط میں ظاہر کر رہی ہے ۔

جب آپ کی طرف سے یہہ دعوی تھا کہ اسلام میں ایسی تعلیم قرآن میں پائی جاتی ہے تو یہہ آپ پر ضروری تھا کہ اسکا ثبوت میری استفسار پر دیتے ۔ اصل مطلب اور بحث کو غت ربود کر کے دوسرے جھگڑے لے بیٹھنے یہی تو بد دیانتی ہے اگر آپکے دل میں خوف خدا ہوتا اور حق کی طلب ہوتی تو اُسکا حوالہ دیتے ۔ ورنہ اپنی غلطی اور کجفہمی کو قبول کرتے اور پھر بطور استفادہ کسی سے دریافت کرتے ۔ مگر یہہ آپ کی طرف سے نئی بات نہیں بلکہ افترا اور جھوٹ آپ لوگوں کا ہمیشہ سے کام ہے ۔ بزرگ اور راستبازوں کی توہین سے آپکے کتب خانے بھرے ہیں ۔ میرا خط اور آپکا جواب خود اس امر کو ثابت کرتے ہیں کہ آپکا کہاں تک جھوٹ اور افترا سے پیار اور راستی سے انکار ہے انہی باتوں کو فیصلہ کے لئے ہمارے حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سلمہ اللہ نے ہر چند دعوۃ کی ۔ اشتہار دئیے ۔ کتابیں چھاپیں تا یہہ لوگ طالب حق بنکر تاریکی سے نکلنے کی کچھہ ہمت باندھ لیں اور حق معرفت حاصل کریں گر فکر میں ۔ مگر ان سے نجات پاویں اور خدا کے راستباز نہ

یونہی ناحق بوجہہ بدگمانی اور استہزا ، نکریں جو اُن کے لئے انجام کار سخت عذاب کا موجب ہے ۔ مگر کسی نے طالب حق بنکر اُن کی طرف رُخ نکیا ۔ بلکہ اندرمن مرادآبادی کی درخواست پر دو سو روپیہ ماہوار کے حساب سے ایکسال کا ہرجانہ بھی جمع کرا دیا ۔ مگر آخر اقرار کر نیکے بعد پھر وہ اپنے قول کے بموجب حاضر نہوا ۔ اسی طرح پنڈت دیانند صاحب اور دیگر ممبران اعلیٰ غیر مذاہب اسلام کو کہا گیا اگر کسی کو حق کی طلب ہوتی تو وہ اُن تمام باتوں کو تحقیق کر کے اپنے دوسرے بہائیوں کو اُس سے مستفید ہونیکی وصیت کرتا ۔ مگر چونکہ ظلمت اور نور کا جمع ہونا محالات سے ہے اسلئے کسی نے اُس نور کی طرف رُخ نہیں کیا ۔ اور ہمیشہ گندی گالیاں چھاپ کر اپنی خبث طینتی کا ثبوت دیتے رہے ۔ چنانچہ اسمضمون کو حضرت اقدس اس اپنی مثنوی میں فرماتے ہیں ۔ آپ دوبارہ اور سہ بارہ غور سے پڑہیں میں نے اختصار درج کیا ہے

الا ای کمربستہ بر افترا ۔ مکن خویشتن را بترک حیا
بخاصان حق کینہ ات تا کجا ۔ گہے شرمت آید ز کیہان خدا
چو بر نیک گوہر گماں بدبری ۔ بدانند مردم کہ بدگوہری
چو گوئی درِ پاک را بر غبا ۔ غبار دو چشمت شود آشکار
سخنہائے پر خبث و بیمغز و خام ۔ بود بر خبیثاں نشانی تمام
ندانید گفتن سخن جز دروغ ۔ برِ حق ندارد دروغی فروغ
نیارید یاد از حق ہیچگوں ۔ پسند او فتادہست دنیائے دوں
خدائے کہ جاں بر رہِ او فدا ۔ نیابی رہش جز پئے مصطفےٰ
ابو القاسم آں آفتاب جہاں ۔ کہ روشن شد از وے زمین و زماں
بشر کے بُدے از ملک نیکتر ۔ نہ بودے اگر چوں محمد بشر
بقرآں چرا سرکشی ددی ۔ نہ دیدی ز قرآں مگر نیکوی
اگر نامدی در جہاں ایں کلام ۔ نماندے بدنیا ز توحید نام
بتوحید راہے از و شد عیاں ۔ ترا ہم خبر شد کہ ہست آں نگاں
وگرنہ ببیں حال آبائے خویش ۔ بانصاف بنگر دراں دین و کیش
بود آں فرومایہ بدگوہرے ۔ کہ از منعم خود نیابد برے
ز اندازۂ خویش برتر مپر ۔ پزشکی مکن چوں ندانی ہنر
شد ایں دیں بفضل خدا ارجمند ۔ نہ کار فریب است و سالوس و بند
درخشندہ و نور چوں آفتاب ۔ تو کوری نہ بینی اش از کیں حجاب
بناپاکیٔ دل مشو بدگماں ۔ وگر حجتے ہست بنما عیاں
بشوقِ دل آویختن را مباز ۔ ببیں آنکہ بیں قدرت کارساز
گزیں کن ز قومت یکی انجمن ۔ کہ با ہم تن ہزم کند یک سخن
بہمت نفوس خداوند پاک ۔ ز باطل پرستاں نداریم باک

دوم آپنے ایک آیت قرآن شریف کی لکھدی ہے ہر ایک شخص جو ادنےٰ سی عقل بھی رکھتا ہے وہ بھی اس امر کو سمجھ سکتا ہے کہ جب بطور اعتراض کے ایک آیۃ درج کی گئی ہے تو ضرور اسکا ترجمہ درج کر دینا چاہئے تھا ۔ اور جس جگہہ یہہ تعلیم آپ کو قانون قدرت کے برخلاف

نظر آتی تھی اُسکو ظاہر کرنا چاہیے تھا۔ اب گونگے کی اشارے تو گونگے کی ماں ہی سمجھے۔ بھلا یہہ کونسی عقل اور دانائی تھی جسے آپ اپنی دانست میں ایک فتح عظیم جان کر تحریر کر بیٹھے۔ کیا دیدۂ عقل کا بند ہونا اور قوت ممیزہ کی آنکھہ کا پھوٹنا اور انصاف کو ہاتھہ سے دینا کچھہ اور ہوتا ہے؟ یا یہی جو آپ سے سرزد ہوا۔ کیا ابھی آنکھوں کی زردی میں کچھہ کسر رہگئی ہے یا مرض تعصب کا غلبہ ثابت نہیں ہورہا ہے؟ آپ کو واجب تھا کہ اول آیت کا ترجمہ لکھتے۔ پھر جس لفظ پر اعتراض تھا اُس اعتراض کی تفصیل کرلیتے۔ اگر اور کچھہ نہیں ہوسکا تھا اور اندھیرے میں گرے پڑے آپ کو کچھہ نظر نہ آسکتا تھا تو خیر عربی میں ہی جس حرف پر یا جس لفظ پر آپکو کمی بصارت کی وجہہ سے اعتراض نظر آتا تھا تو اُسپر کوئی لکیر یعنی ڈیش ہی دیدیتے تاکہ کوئی مخاطب ایک حکیم کیطرح جو ایک اندھے گونگے اور بہرے مریض کا مطلب صرف اشارہ سے ہی جان سکتا ہے آپ کا مطلب سمجھکر کچھہ تو آپ کا مافی الضمیر سمجھہ سکتا۔ افسوس کی بات ہے کہ جو دعوے نیوگ کی بابت کا کیا نہ اُسکا کوئی ثبوت دیا۔ جو آیۃ لکھی اُسکو محل اعتراض نہ ثابت کرکے دکھایا۔ میں حیران ہوں کہ آپ کے خط کو کیا سمجھا جاوے۔ نہ یہہ آپ کی طرف سے ابتدائی خط ہے اور نہ جوابی۔ ابتدائی اسلئے نہیں کہ آپنے ایک خط کے جواب میں اپنی دانست میں لکھا ہے۔ اور جوابی اسلئے نہیں کہ اصل مبحث کو چھوڑکر آپ کہیں کے کہیں ٹھوکریں کہاتے چلے گئے۔

خیر! اگرچہ یہہ میرے پر فرض نہیں ہے کہ بغیر آپ کا ترجمہ اور اعتراض سُننے میں اس آیت پر کچھہ لکھوں مگر تاہم میں اسکے بہت کُھلے اور واضح صریح معنے عام فہم درج کردیتا ہوں تاکہ اُنہیں کے ذریعے سے آپ کی غلطی آپ پر واضح ہوجاوے۔ اور شاید راہ راست نظر آوے۔

اب آیۃ شریف کا ترجمہ سنیئے۔ **نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم۔** **ترجمہ** عورتیں تمہاری کہیتی ہیں یعنی نسل انسانی کی تولید کا محل ہیں سو تم اپنی کہیتی کی طرف آؤ جہاں سے چاہو یا جس طرح سے چاہو۔ اب مجھے نہیں معلوم کہ اسمیں محل اعتراض کونسا امر ہے۔ ہر ایک لفظ کا ترجمہ ظاہر ہے۔ بلکہ یہہ آیت اپنے مفہوم میں سوائے طریقہ مخصوصہ معاشرت کے باقی ہر ایک قسم کی شہوت پرستی بدکاری اور بدافعالی کو خلاف قانون قدرت ثابت کرکے بنی نوع انسان کو ہر اعلیٰ قسم کے دُکھوں اور بیماریوں سے نجات کا رستہ تبلا رہی ہے۔ کیونکہ لفظ حرث جس کے معنے کہیتی کے ہیں زمین کے اُس قطعہ مخصوصہ پر بولا جاتا ہے جس کو ہر ایک قسم کی خس وخاشاک سے پاک صاف کرکے قلبہ رانی اور زراعت کے لیئے طیار کیا جاتا ہے اور اُسمیں تخم ریزی کرکے غلہ کی پیدائش کی امید کی جاتی ہے۔ دوسرے کسی قطعہ زمین پر جسمیں یہہ صفات نہوں لفظ کھیت کا عام پنجابی اور ہندوستانی زبان میں بھی نہیں بولا جاتا ہے پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب عورتوں کو تمثیل کہیتی سے دیگئی تو بجز اُس عضو مخصوص کے جو منبع نسل انسانی قرار دیا گیا ہے دوسری ہر ایک قسم کی ناجائز حرکت سے بنی نوع انسان کو روکا گیا۔ کیونکہ وطی فی الدبر وغیرہ دوسرے جسقدر اسطرح کی افعال خلاف فطرت انسانی ہیں وہ حرث کے نتیجے کے مفہوم میں ہرگز نہیں آسکتے بلکہ اس لفظ حرث کو استعمال کرکے اللہ تعالیٰ نے رنڈی بازی وغیرہ سے بھی سخت ممانعت کردی۔ کیونکہ اُن کے رحم بھی منبع نسل انسانی نہیں رہتے بلکہ زمین شور کے حکم میں آجاتے ہیں۔ اور اس جگہہ لفظ ارض وغیرہ کا بجائے حرث کے نہیں استعمال کیا جسمیں کسیکو شبہہ پڑتا۔ کیونکہ اگرچہ ایک لحاظ سے حرث بھی زمین ہے اور جسقدر اقسام کے قطعات زمین پہاڑی۔ ریتلے۔ ملائم وسخت اور شور ہوتے ہیں وہ سبھی جنسیت کے لحاظ سے زمین ہیں۔ مگر حرث اُسی قطعہ کو کہا جائیگا جو زراعت کے قابل ہو۔ اور باوجود مختلف نام ہونیکے پھر امتیاز نکرنا اور ایک لفظ کے اصل مفہوم کو چھوڑکر شرارت اور بدذاتی سے دوسرے معنے جو اُسکے مفہوم میں ہرگز آبھی نہیں سکتے۔ جوڑلنے اور خلق اللہ کو دہوکا دینا یہہ خبیثوں اور احمقوں کا کام ہے جن کو راستی اور دیانت سے کوئی کام نہیں اور کیسی ہی کہری چیز اُن کے ہتھہ پر دہری جاوے اُن کو وہ کہوٹی ہی نظر آتی ہے۔ اور اس قسم کے لوگ ایسے بیحیا ہوتے ہیں کہ اگرچہ کوئی حکیم اُن کو بار بار کے علاج کے لیئے بلاوے بھی۔ تو بھی رُخ نہیں کرتے۔ اور نہیے پن پر مصر رہتے ہیں۔

شاید اسکے سمجھنے میں کوئی کسر رہگئی ہو تو میں اُسکو اور واضح کرکے لکھتا ہوں۔ دیکھیے! آپ کی اکثر والدہ۔ بہن بیٹی۔ بیوی وغیرہ ہونگی۔ تو اگرچہ یہہ سب بلحاظ نوعیت کے انسان ہیں۔ اور اناث میں داخل ہیں۔ مگر بلحاظ رشتہ کے اور عظمت کے سب الگ الگ حکم میں ہیں۔ اور اسی لحاظ سے مختلف نام رشتہ داری کے ہیں۔ آپ اپنی بیوی کو بہن یا ماں ہرگز نہ کہینگے۔ اور نہ ماں یا بہن کو بیوی کے حکم میں لینگے پھر اگر آپ کو کوئی شخص آپ کی بیوی کے ساتھہ حقوق زوجیت بجالانیکو کہے تو کیا آپ اس دہوکہ میں آکر کہ عورتیں سب ایک ہی ہیں اور اناث کے حکم میں ہیں۔ ماں بہن اور بیوی میں امتیاز نکرینگے؟ اور بجائے بیوی کی ماں یا بہن پر جا پڑینگے۔ مگر مجھے امید نہیں کہ آپ ایسا کرینگے۔ تو پھر جس حالت میں لفظ حرث زمین کے اُس قطعہ پر دلالت کرتا ہے جو خاص پیداوار کے لیئے مخصوص کیا جاتا ہے اس سے دوسرے معنے خلاف فطرت اور خلاف مفہوم حرث لینے اگر کام ہے تو کسی شرارت کے پتلے ہی کا کام ہے۔ بلکہ اگر خدا کی طرف سے چشم بینا عطا ہوتی تو اس سے قرآن کی عظمت اور شان نظر آتی۔ کہ جسنے ایک لفظ استعمال کرکے دوسری ہر ایک قسم کی بدکاری خلاف فطرت مثلاً لواطت دست نی رنڈی بازی وغیرہ کی راہ بند کردی۔ اور جسنے لفظ لفظ میں انسان کو ٹھوکر سے بچایا۔ مگر یہی نصیب اُنکے جنکو یہہ آنکھ عطا ہو۔ چمگادڑ کو روشنی سے کیا کام۔

سوم۔ آپنے چند ایک سوالات دریافت کیے ہیں۔ سو اول چونکہ آپنے میرے سوالات کا جو پرچہ اول میں آپ کی طرف لکھے گئے تھے جواب نہیں دیا اسلیئے میں خلط مبحث کرنا نہیں چاہتا۔ کیا جوابدینے کا یہی طریق ہوتا ہے؟

دوسرے یہہ کوئی نئی بات نہیں ہے جو آپنے لکھی ہے سلطان القلم اور فخر اسلام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی تصنیفات میں ان سب کا جواب بطور اصول کے دیدیا ہے۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ میں نے صرف آپکی طرف خط واسطے دریافت کرنے حوالہ جات کی لکھا تھا نہ کہ بحث مباحثہ کے لیئے۔ جس حالتمیں کہ ایک شخص بتجدید حیات کل قوم اسلام کی طرف سے امام اور پیشوا ہو کر وکالت کا کام کررہا ہے اور جسنے اپنی زندگی اور آرام بھی کام کے لیئے وقف کر رکھا ہے۔ کہ ہر ایک دینی صداقت کو قرآن کریم سے حسب تقاضائے فطرت انسانی وقانون قدرت نکالکر اور ثابت کرکے دکھادے تو اب میرے اور آپکے فرداً فرداً تکرار سے کیا فائدہ ہے؟ اگر آپ حضرت مرزا صاحب کی تصنیفات ایک تحقیق حق کی نظر سے مطالعہ فرمائیے۔ اور راستی کے سچے طالب ہوکر قدم دہریئے تو وہ کتب ہر ایک قسم کے اعتراض کے جواب میں مثل ایک حل کے ہیں۔ لیکن ہمارے مخالفین کو ایک بڑی مرض یہہ لگی ہے کہ وہ اصل کتاب کو مطالعہ نہیں فرماتے۔ مخالفین جو چند ایک سطور کا اقتصار محض بے انصافی سے محل اعتراض بناکر درج کرتے ہیں اُسی پر اکتفا کرتے ہیں کہ جس سے مدعی کا اصل مدعا نہیں کُھلتا۔ اسلیئے میں آپ سے ملتمس ہوں کہ آپ مرزا صاحب کی کتب جو اُنہوں نے تحقیق حق اور ابطال باطل کے لیئے لکھی ہیں۔ ایک سلیم دل سے مطالعہ فرماویں اور فیصلہ کے لیئے جو معیار اُن میں بیان کیئے گئے ہیں اُنپر غور کریں کہ بجا ہیں یا نہ۔ پھر اگر بجا ہیں تو اپنی سماجہ کے ممبران اعلیٰ سے دریافت کریں کہ آپ اس طریق راست سے کیوں فیصلہ نہیں کرتے۔ تاکہ دہندا پاک ہو۔ جب آپ کی جماعت کا کوئی اعلیٰ ممبر فیصلہ کرے تو وہ کل قوم کی طرف سے ہوگا۔ اور دراصل تو حال میں اس امر کا فیصلہ ہو بھی چکا ہے کیونکہ پنڈت لیکھرام کی موت اہل اسلام اور آریہ صاحبان کے مابین ایک فیصلہ ناطق ہے۔ اور پنڈت لیکھرام صاحب نے خود اپنے خط میں تحریر کردیا تھا کہ اگر آپ کی پیشینگوئی پوری ہوگئی تو یہہ دونوں مذہبوں میں بطور فیصلہ ہوگی۔

لیکن جب وہ پیشینگوئی اسلام کے حق میں بطور فتح ونصرت کے پوری ہوگئی اور لیکھرام صاحب نے اپنی گالیوں کا خمیازہ بھگت لیا تو کسی نے حق کی طرف رُخ نہ کیا۔ اور جھوٹا الزام لگایا کہ مرزا صاحب نے قتل کرادیا۔ اگر اسکا کوئی ثبوت ہوتا تو آریہ قوم مرزا صاحب کو گرفتار کراسکتی تھی۔ جب اُن کے پاس کوئی گواہ یا دلائل مرزا صاحب کو ملزم کرنے کے نہ تھے تو تسکین خاطر کے لیئے پھر قسم مقرر کی گئی تھی۔ مگر اُسپر بھی کوئی نہ نکلا۔ ورنہ ظاہر ہے کہ جب مقدمہ میں کوئی گواہ نہو تو اکثر قسم پر فیصلہ ہوا کرتا ہے۔

اور یہہ آپ کا حق ہرگز نہیں ہے کہ آپ کسی مسئلہ اسلامی پر بلحاظ غلط سمجھنے معنے کے حملہ کریں۔ آپ پر واجب ہے کہ جب کسی آیت قرآن شریف پر غور